روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 15 دسمبر 2008ء 16 ذوالحج 1429 ہجری 15 فتح 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 282

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یقیناً یادرکھو کہ خدا ہے اور مر کر اس کے حضور ہی جانا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہیں دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا اور کون آگے چلا جائے گا۔ جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے پھر کس قدر بدقسمتی ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں۔ ....تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقعہ دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے، ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔

عرصہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا تھا کہ ایک بہشتی مقبرہ ہوگا۔ گویا اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں جنتی ہیں۔ پھر اس کے متعلق الہام ہوا۔ انزل فیھا کل رحمۃ۔ اس سے کوئی نعمت اور رحمت باہر نہیں رہتی۔ اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو۔ کیا عمدہ موقعہ ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرلے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کرلے۔ یہ صدی جس کے تیئس سال گزرنے کو ہیں گزر جائے گی اور اس کے آخر تک موجودہ نسل میں سے کوئی نہ رہے گا اور اگر نکما ہو کر رہا تو کیا فائدہ؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنا صدقہ پہلے بھیجو۔ یہ لفظ صدقہ کا صدق سے لیا گیا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی کامل نمونہ اپنے صدق اور اخلاص کا نہیں دکھاتا۔ لاف زنی سے کچھ بن نہیں سکتا۔

الوصیت اشتہار میں جو میں نے حصہ جائیداد کی اشاعت .... کے لئے وصیت کرنے کی قید لگائی ہے۔ میں نے دیکھا کہ کل بعض نے 1/6 کی کر دی ہے۔ یہ صدق ہے جو ان سے کراتا ہے اور جب تک صدق ظاہر نہ ہو کوئی مومن نہیں کہلا سکتا۔

تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے چہ جائیکہ موت سر پر ہو۔ طاعون کا موسم پھر آ رہا ہے۔ زلزلہ کا خوف الگ دامنگیر ہے۔ وہ تو بڑا ہی بے وقوف ہے جو اپنے آپ کو امن میں سمجھتا ہے امن میں تو وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا سچا فرمانبردار اور اس کی رضا کا جویاں ہے۔ ایسی حالت میں بے بنیاد زندگی کے ساتھ دل لگانا کیا فائدہ؟

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 616)

جنازہ پڑھا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک کالا آدمی مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ وہ مر گیا تو صحابہ نے رسول اللہؐ کو بتائے بغیر اسے دفن کر دیا۔ رسول اللہؐ کو بعد میں پتہ لگا تو آپؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر پر لے چلو پھر اس کی قبر پر آئے اور اس کا جنازہ پڑھا۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب کنس المسجد حدیث نمبر :438)

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی کا موقع

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد، بیواؤں اور غرباء کی ضروریات پوری کرنا خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین زینہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 106 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح پونے چھ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

خلافت لائبریری میں نمائش

خلافت لائبریری ربوہ میں صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے سو سالہ دور میں چھپنے والی کتب، اخبارات اور رسائل کی نمائش 4 دسمبر سے شروع ہے جو 18 دسمبر 2008ء تک جاری رہے گی۔ احباب اس سے استفادہ کریں۔

نمائش کے اوقات درج ذیل ہونگے

صبح 8:00 تا 10:30 بجے	مرد حضرات
صبح 10:30 تا 12:30 بجے	خواتین
دوپہر 12:30 تا 3:00 بجے	مرد حضرات
سہ پہر 3:00 تا 5:00 بجے	خواتین
شام 5:00 بجے تا 7:00 بجے	فیملی
رات 7:00 تا 8:00 بجے	مرد حضرات

(انچارج خلافت لائبریری)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 511

صاحبِ رشد، حیا اور حلم کے متعلق خلافت کا خدائی انکشاف

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

اکتوبر 1965ء میں مجھے بعض امور کی سرانجام دہی کے لئے امریکہ جانا ہوا۔ وہاں سے فراغت پا کر میں سان فرانسسکو سے نیوزی لینڈ کے سفر پر روانہ ہوا۔ ہوائی جہاز دوسری صبح قبل فجر جزائر فیجی کے بین الاقوامی مطار نا ندی پہنچا۔ میرا ارادہ چند دن جزائر فیجی میں ٹھہرنے کا تھا۔ ہم سان فرانسسکو سے جمعرات کے دن روانہ ہوئے تھے۔ دوسرے دن نا ندی پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ہفتے کا دن ہے۔ درمیان میں سے جمعہ کا دن غائب ہوگیا۔ مطار پر شیخ عبدالواحد صاحب مبشر سلسلہ احمدیہ اور نا ندی کے چند احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں ان کے ہمراہ شہر چلا گیا اور آئندہ چھ دن یعنی ہفتہ 5 نومبر سے جمعہ 11 نومبر تک ان کے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق ان کی خدمت میں حاضر و مشغول رہا۔ اس عرصے میں مختلف مقامات پر حاضری کا موقع ہوا لیکن زیادہ وقت جزائر کے صدر مقام سووا Suva میں گزرا۔

9 نومبر کی شام کو پبلک جلسہ تھا۔ اسی سہ پہر ربوہ سے بذریعہ تار خبر ملی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ یہ معلوم ہوتے ہی میں ہوائی کمپنی کے دفتر میں گیا اور وہاں دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مجھے ربوہ پہنچنے کے لئے تین دن درکار ہوں گے۔ وہاں سے میں احمدیہ مشن ہاؤس گیا تا کہ شیخ عبدالواحد صاحب اور احباب کے ساتھ مشورہ کر کے اپنا پروگرام طے کروں۔ وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ حضور کے وصال کی اطلاع آ چکی ہے۔ شیخ صاحب تو مارے غم و اندوہ کے حواس باختہ ہو رہے تھے۔ جو کچھ میں تجویز کرتا گیا وہ سر کے اشارے سے رضا مندی ظاہر کرتے گئے۔ بعد مشورہ طے پایا کہ چونکہ میں ربوہ کسی صورت جنازے میں شامل ہونے یا خلیفہ کے انتخاب میں شریک ہونے کے لئے بروقت نہیں پہنچ سکتا اس لئے سفر کے پروگرام میں کوئی تبدیلی کرنا عبث ہوگا۔ اس کے علاوہ آخری وقت پر شام کے جلسے کی منسوخی بھی مناسب نہیں۔ شیخ صاحب کی حالت ایسی نہ تھی کہ وہ جلسے میں شامل ہو سکتے اور جزائر کی جماعتوں کو اطلاع کرنے اور ان کے استفسارات کا جواب دینے کے لئے بھی مشن ہاؤس میں ان کی موجودگی لازم تھی۔ اگرچہ میری اپنی حالت بھی ایسی تھی کہ طبیعت پر ضبط دشوار ہو رہا تھا۔ لیکن جلسہ میں میری حاضری ضروری تھی اس لئے میں جلد تیار ہو کر برقت جلسے میں پہنچ گیا اور خود ہی قراءت سورہ فاتحہ کے بعد اس سانحہ کا اعلان کر کے اور اس کے پیش نظر جناب صدر سے اجازت چاہی کہ جلسے کی کارروائی میری تقریر تک محدود رہے اور ابتدائی تعارفی تقریر اور آخری صدارتی تقریر اور نظم کا پڑھنا ترک کر دیا جائے۔ جناب صدر نے بلا تامل اسی کے مطابق جلسے کی کارروائی سرانجام دی۔ میرے لئے اس موقع پر تقریر کا نبھانا بہت مشکل امر تھا لیکن جیسے بن پڑا جو مضمون ذہن میں تھا اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے بیان کیا گیا۔

وہ رات میرے لئے سخت کرب کی رات تھی۔ پچھلے پہر میں نے ایک خواب دیکھا جس کی واضح تعبیر تھی کہ خلیفہ کا انتخاب ہو گیا ہے۔ منتخب ہونے والے خلیفہ کی عمر 56 سال ہے اور ان کی طبیعت میں بہت رُشد، حیا اور حلم ہے۔ صبح ہونے پر میں نے موجودہ احباب سے یہ ذکر کر کے اپنا اندازہ بیان کیا کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ حضور کی عمر کے متعلق صرف میرا اندازہ تھا کہ 56 سال ہے بعد میں معلوم ہوا کہ آپ کی ولادت 1909 کی ہے یعنی آپ کی عمر انتخاب کے وقت پورے 56 سال تھی۔''

(تحدیث نعمت صفحہ 716 اشاعت دوم دسمبر 1982ء)

دنیا کے بڑے دریا

دریا	کلومیٹر
نیل، افریقہ	6,650
ایمزون، جنوبی امریکہ	6437
ینگزی، ایشیا	6300
مسی سپی، مسوری نارتھ امریکہ	6020
ین زے، ایشیا	5,540
ہوآ نگ، ایشیا	5,464
اوب، ایشیا	5,409
پارانا، جنوبی امریکہ	4,880
کانگو، افریقہ	4,700
آ مور، ایشیا	4,444
لینا، ایشیا	4,400
میکانگ، ایشیا	4,350
میکنزی، شمالی امریکہ	4,241
نائیجر، افریقہ	4,200
زیمبیزی، افریقہ	3,540

(ماخذ ورلڈ اٹلس، کینیڈا)

سرچشمہ محبت و آشتی

خدا والوں نے برلن میں جو اک (بیت) بنائی ہے
جو کی تھی اشکباری کل وہی یہ رنگ لائی ہے

جو برسوں پہلے آباء نے ہمارے خواب دیکھے تھے
بفضل اللہ انہی خوابوں نے یہ تعبیر پائی ہے

یہ سر چشمہ، محبت آشتی و امن کا ہو گی
اجالا ہی اجالا اور اس میں روشنائی ہے

مبارک اہلِ برلن ہو گھڑی یہ خوش نصیبی کی
کہ اب یہ ارض، خانۂ خدا سے جگمگائی ہے

جو اس کے گنبد و مینار سے اب نور پُھوٹے گا
اسی سے ہی ضلالت کے اندھیروں سے رہائی ہے

سنو لوگو خدا کے گھر سے جو پرخاش رکھتے ہو
اسی گھر میں تمہاری اور نسلوں کی بھلائی ہے

یہ گھر اللہ کا ہے وہ اسے آباد کر دے گا
فقیروں نے تو اس کے نام کی دھونی رمائی ہے

ہم اہل اللہ کو اللہ نے مسرور بخشا ہے
ہمیشہ ساتھ اس کے تائید و نصرت خدائی ہے

مبارک احمد ظفرؔ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

حضرت شیخ خدا بخش صاحب لائلپوری رفیق حضرت مسیح موعود

آپ نے 1904ء میں لائلپور (فیصل آباد) میں احمدیت کی بنا ڈالی

قسط اول

مکرم ملک محمد شریف صاحب لائلپوری

خاکسار کے والد حضرت شیخ خدا بخش صاحب وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والدین کا سایہ بچپن سے ہی آپ کے سر پر سے اٹھ گیا تھا۔ اس لئے آپ کی پرورش آپ کے چچا نے کی جو کہ فوج میں ملازم تھے۔ چچا کی ملازمت کے سلسلہ میں آپ کا بچپن ہندوستان (یعنی موجودہ بھارت) کی ریاست اندور میں گزرا۔ جب آپ کے چچا نے پنشن حاصل کی تو آپ وزیرآباد آکر آباد ہو گئے۔ آپ ابھی نوجوان ہی تھے کہ آپ کے چچا بھی انتقال کر گئے۔

آپ صرف پرائمری پاس تھے اور تھوڑی بہت انگریزی سے بھی واقف تھے۔ چنانچہ میں نے آپ کی زبان سے کئی دفعہ انگریزی زبان کے بعض جملے سنے ہیں۔

مذہبی تعلیم

آپ نے مذہبی تعلیم، وزیرآباد میں حافظ عبدالمنان وزیرآبادی سے حاصل کی تھی جو کہ اس زمانہ میں ایک نامور اہلحدیث عالم تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب انجام آتھم میں جب ہندوستان کے نامور علماء اور گدی نشینوں کو دعوت مباہلہ دی تو اس میں حافظ عبدالمنان صاحب کا نام بھی شامل ہے۔ والد صاحب قرآن شریف کے اچھے عالم تھے اور اتنا صحیح قرآن پاک پڑھا کرتے تھے کہ لوگ آپ کی قرآن دانی کے قائل تھے۔ باوجود حافظ قرآن نہ ہونے کے قرآن شریف کی آیات آپ کو زبانی یاد تھیں اور فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص اگر میرے سامنے قرآن شریف کی کوئی آیت غلط پڑھے تو میں قرآن شریف سے اس آیت کو دیکھے بغیر اس کی اصلاح کر دیا کرتا تھا اور کبھی غلطی نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ اس زمانہ میں لوگ صبح اپنی دکانوں پر قرآن شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ بازار سے گزرتے ہوئے بعض دفعہ قرآن شریف کی غلط تلاوت کرنے والوں کی تصحیح کر دیا کرتے تھے۔ آپ کو قرآن شریف کے پڑھنے اور پڑھانے سے ایک عشق تھا۔ آپ کو بے حد شوق تھا کہ آپ کے بچے قرآن شریف سے واقف ہوں۔ اس غرض کے لئے انہوں نے مجھے اور میرے چھوٹے بھائی کو قرآن شریف پڑھانے کا انتظام کیا۔ ہم قرآن شریف پڑھ کر سکول جاتے تھے۔ میری بڑی ہمشیرہ سکینہ بی بی صاحبہ کو آپ نے خود قرآن شریف ترجمہ کے ساتھ پڑھایا تھا۔

نماز روزہ کے بہت پابند تھے اور نماز تہجد بھی باقاعدہ ادا کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ صبح کی نماز بیت میں باجماعت ادا کرتے تھے اور نماز کے بعد حافظ عبدالمنان درس قرآن شریف دیا کرتے تھے آپ اس میں باقاعدہ شامل ہوتے تھے۔

قبول احمدیت

اللہ تعالیٰ کو آپ کی دین سے محبت پسند آئی اور محض اپنے فضل سے قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ قبول احمدیت کے حالات بیان فرمایا کرتے تھے جو کہ بہت دلچسپ ہیں۔

آپ فرماتے تھے کہ وزیرآباد میں آپ کا ایک دوست شیخ جان محمد احمدی ہو گیا۔ اس نے اپنے دوستانہ تعلقات کی بنا پر آپ کو بھی احمدیت کی دعوت کی۔ آپ نے اس بات کا حافظ عبدالمنان صاحب سے ذکر کیا۔ اس نے بتایا کہ حضرت رسول مقبول ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ جب مہدی ظاہر ہوگا تو ماہ رمضان میں چاند اور سورج کو اکٹھا گرہن لگے گا۔ اس وقت تک کسوف وخسوف کا آسمانی نشان ظاہر نہیں ہوا تھا۔ اسی روایت کو حافظ محمد لکھو کے والے نے احوال الآخرت میں پنجابی منظوم کلام میں اس طرح لکھا ہے۔

تیرہویں چن ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا اک روایت والے

حضرت والد صاحب کو احوال الآخرت کتاب زبانی یاد تھی اور آپ اس پر بہت فخر کیا کرتے تھے۔ اس میں یہ حکمت پنہاں تھی کہ اس کتاب کی بدولت آپ کو احمدیت کی آغوش میں آنا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنے احمدی دوست کو نبی کریم ﷺ کی حدیث اور احوال الآخرت کی طرف متوجہ کیا اور کہا کہ اگر حضرت مرزا صاحب واقعی امام مہدی ہیں تو یہ نشان کیوں پورا نہیں ہوا۔ خدا کا کرنا تھا کہ 1894ء میں اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اس عظیم نشان کو ظاہر کر دیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم الشان نشان آسمان پر ظاہر فرمایا تو احمدی دوست نے حضرت والد صاحب کو اس طرف توجہ دلائی اور پوچھا کہ اب آپ کو حضرت مرزا صاحب کے ماننے میں کیا اعتراض ہے۔ والد صاحب چونکہ نیک خصلت اور متقی انسان تھے۔ آپ خاموش ہو گئے اور وعدہ کیا کہ حافظ عبدالمنان سے دریافت کرکے آپ کو جواب دوں گا۔ چنانچہ آپ حافظ عبدالمنان کے پاس آئے اور تمام ماجرا بیان کیا۔ حافظ صاحب سن کر کہنے لگے کہ میاں یہ حدیث ضعیف ہے۔ والد صاحب شیخ محمد جان کے پاس آئے اور وہ جواب سنا دیا۔ وہ ہنس پڑے اور پوچھا کہ جو حدیث آج تک ثقہ تھی وہ پوری ہونے کے بعد ضعیف کیسے ہو گئی۔ یہ بات تو خلاف عقل ہے۔ چونکہ یہ بات بہت معقول تھی اور صداقت پر مبنی تھی اس لئے والد صاحب پر بہت اثر ہوا اور آپ نے تمام گفتگو سے حافظ عبدالمنان کو مطلع فرمایا اور کسی معقول جواب کا مطالبہ کیا جوان کی طبع نازک پر گراں گزرا اور آگ بگولہ ہو گیا اور کہا خدا بخش معلوم ہوتا ہے تم مرزائی ہو گئے ہو۔ اس لئے میں اب صبح کا ناشتہ تمہارے گھر پر نہ کروں گا اور نہ تمہارے گھر میں داخل ہوں گا (والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ حافظ عبدالمنان میرا استاد ہونے کی وجہ سے صبح کا ناشتہ روزانہ میرے مکان پر آکر کیا کرتا تھا) جب اس نے ایسے متکبرانہ انداز میں بات کی تو میں نے جواب دیا کہ حق بات کو قبول کرنے کی بجائے آپ ناراض ہو رہے ہیں اس لئے آپ بیشک میرے گھر میں داخل نہ ہوں اور میں بھی آپ کے پاس نہیں آیا کروں گا۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد تعلقات کشیدہ ہو گئے اور یہی بات حضرت والد صاحب کو سیدنا حضرت مسیح موعود کی غلامی میں لے آئی۔

اس واقعہ کے بعد حضرت والد صاحب نے فیصلہ کیا کہ آپ خود قادیان جا کر سیدنا حضرت مسیح موعود کے حالات سے واقفیت حاصل کریں۔ وزیرآباد میں حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی بھی اپنے گاؤں سے آیا جایا کرتے تھے۔ وہ بھی حضرت والد صاحب کے دوستوں میں سے تھے۔ حضرت حافظ غلام رسول صاحب کے وزیرآباد اور گردونواح میں ہزارہا شاگرد تھے اور حضرت حافظ صاحب کی اس علاقہ میں بہت قدر ومنزلت تھی مگر آپ کے احمدی ہو جانے سے بعض لوگ آپ کی بہت مخالفت کرتے تھے۔ حضرت حافظ صاحب نے بھی آپ کو تحریک کی کہ آپ خود قادیان جائیں۔ چنانچہ حضرت والد صاحب قادیان دارالامان جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ نے اپنے چند ایک غیر احمدی دوستوں سے اس بات کا ذکر کیا سب نے آپ کو قادیان جانے سے منع کیا۔ مگر یہ سب باتیں آپ کے ارادہ میں حائل نہ ہو سکیں اور آپ قادیان تشریف لے آئے۔

قادیان میں آمد

حضرت والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جس دن شام کے وقت میں قادیان پہنچا۔ اسی دن ایک نوجوان عبدالحق نامی جو کہ بی اے پاس تھا اور عیسائی ہو چکا تھا وہ بھی حضرت مسیح موعود کے پاس شام کے وقت قادیان حاضر ہوا۔ جب حضور کو علم ہوا تو حضور نے آپ کو باریابی کا شرف بخشا اور میں بھی ساتھ تھا۔ حضرت والد صاحب نے جب سیدنا حضرت امام پاک کا مقدس نورانی چہرہ دیکھا تو حیران وششدر رہ گئے۔ فرماتے تھے کہ فوراً میرے دل نے گواہی دی کہ یہ منہ جھوٹے اور دغا باز انسان کا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ چہرہ مبارک دیکھتے ہی آپ دل و جان سے حضرت مسیح موعود پر فدا ہو گئے۔

عبدالحق نے اپنے واقعات بتانے شروع کئے اور کہا کہ ایک شخص نے مجھے کہا کہ اگر تم مذہب میں تسلی چاہتے ہو تو قادیان جا کر مرزا غلام احمد کو ملو۔ اس سے پہلے میں حضور کے نام سے ناآشنا تھا۔ چنانچہ اس نوجوان کی تحریک پر میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔ سلسلہ کلام ختم کرتے ہوئے اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا پرزہ دیا جس پر 6 سوال لکھے ہوئے تھے۔ حضور نے رقعہ ہاتھ میں لے کر ان سوالات پر ایک طائرانہ نظر فرمائی اور کاغذ عبدالحق کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا۔ اب رات ہو گئی ہے اور آپ سفر سے آئے ہیں اب آرام کریں اور صبح آپ کی تسلی کر دی جائے گی اور ان سوالوں کا جواب بھی دیا جائے گا۔ چنانچہ عبدالحق اور باقی تمام دوست آرام کرنے کے لئے اپنی اپنی قیام گاہ کی طرف چلے گئے اور حضور اندرون خانہ تشریف لے گئے۔

عبدالحق کے ساتھ گفتگو

دوسرے دن صبح جب حضور سیر کے لئے تشریف لے جانے لگے اور تمام احباب اکٹھے ہو گئے تو حضور نے عبدالحق کو بلانے کا ارشاد فرمایا۔ عبدالحق ایک چوبارہ پر تھا (مجھے یہ جگہ اب صحیح طور پر یاد نہیں کہ کون سی تھی) حضور خود سیڑھیوں پر تشریف لے گئے اور اس طرح پر آواز دی۔ ویل مسٹر عبدالحق (Well Mr. Abdul Haq) یہ پہلا فقرہ انگریزی زبان کا تھا جو والد صاحب فرماتے ہیں میں نے حضور پُرنور کی زبان مبارک سے ادا ہوتے ہوئے سنا۔ جس میں عجیب محبت اور شیرینی تھی۔ عبدالحق نے جب اس محبت بھری آواز کو سنا تو فوراً جواب دیا حضور حاضر ہوتا ہوں اور چند ہی لمحوں میں وہ نیچے اتر آیا اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح پاک کے دائیں جانب چلنا شروع کر دیا۔ رات والا کاغذ کا ٹکڑا اس نے حضور پُرنور کے ہاتھ میں دیا حضور نے اس پر ایک نظر فرمائی اور کوٹ کی جیب میں ڈال لیا اور تقریر فرمانا شروع کر دی اور سیر کے لئے قادیان سے باہر ہائی سکول کی جانب تشریف لے گئے۔ حضور دو تین میل سیر کرتے ہوئے گئے اور پھر واپس تشریف لے آئے اور آتے جاتے تقریر جاری رہی جس کا موضوع عبدالحق کے سوالات کا جواب تھا۔ بہت سے احباب اس سیر میں حضور کے ساتھ شامل تھے۔

دوران سیر میں والد صاحب فرمایا کرتے تھے جب لوگوں کے چلنے کی وجہ سے گرد اڑتی تھی تو حضور

ٹھہر جاتے تھے اور فرماتے تھے ذرا آہستہ چند منٹ ٹھہرنے کے بعد پھر چل پڑتے۔ جب پھر گرد اڑتی تو حضور ٹھہر جاتے۔ چند منٹ کے بعد پھر چل پڑتے۔ جب حضور گرد اڑنے کی وجہ سے ٹھہرتے تو والد صاحب فرماتے ہیں کہ حضور اپنی پگڑی کے شملہ سے اپنا چہرہ مبارک صاف کر لیتے۔ چنانچہ حضور کی اس سادگی نے بھی حضرت والد صاحب پر بہت اثر کیا۔ کیونکہ والد صاحب کو حضور پُرنور کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع میسر آیا تھا۔

جب آپ واپس احمدیہ چوک میں تشریف لائے اور عبدالحق کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا۔ مسٹر عبدالحق میں نے آپ کے ایک سوال کا جواب دیا ہے ابھی 5 سوالوں کا جواب باقی ہے جو کہ پھر کسی وقت دیا جائے گا لیکن عبدالحق اس گفتگو سے اتنا متاثر تھا کہ اس نے کہا کہ حضور میرے سب سوالوں کا جواب آ گیا ہے اور حضور پُرنور کے متعلق جو میں نے سنا تھا وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ اب مجھے مزید کسی جواب کی ضرورت نہیں ہے اور میں آپ کے ہاتھ پر احمدی ہونے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ مگر حضور نے بیعت لینے میں توقف کیا اور فرمایا نہیں ابھی بیعت کی ضرورت نہیں تم ابھی بچے ہو جلد گھبرا گئے ہو۔ تم ہمارے پاس ٹھہرو اور خوب تحقیق کرو تا کہ دوبارہ ٹھوکر نہ کھاؤ۔ حضور کے اس جواب پر وہ پھر اصرار کرنے لگا اور کہا کہ نہیں میں بہت جلد بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے پھر انکار کیا اور فرمایا نہیں جلدی کی ضرورت نہیں ہے اور کئی پادریوں کا نام لے کر فرمایا کہ ان کو بلاؤ۔ مگر عبدالحق نے کہا کہ حضور مجھے کسی کے بلانے اور مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے حضور کے ذریعہ حق پا لیا ہے اب میں احمدی ہونے میں جلدی چاہتا ہوں۔ اس پر حضور پُرنور نے وہیں کھڑے کھڑے اس کی بیعت قبول فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت والد صاحب کو بھی توفیق عطا فرمائی کہ آپ نے بھی اسی وقت بیعت کر لی۔ اس مجمع میں بہت سے احباب باہر سے تحقیق حق کے لئے آئے ہوئے تھے انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ یہ بھی ایک عجیب نظارہ تھا۔

اس طرح والد صاحب حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔ عبدالحق چند دن تک قادیان میں رہا۔ حضرت والد صاحب بھی قادیان میں مقیم رہے اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح پاک کے انفاس قدسیہ اور روحانی مائدہ سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ جب تک عبدالحق قادیان رہا والد صاحب بھی وہیں رہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ واپس آنے کو دل نہ چاہتا تھا مگر گھر کے حالات نے واپس آنے پر مجبور کر دیا۔ والد صاحب قادیان کے مقدس انسان کو دیکھنے کے لئے قادیان تشریف لے گئے تھے مگر اس زندگی بخش انسان کی قوت قدسیہ نے والد صاحب کو گھائل کر لیا۔ چنانچہ والد صاحب احمدی ہو کر اور علم و عرفان کے خزانوں سے اپنی جھولی بھر کر واپس لوٹے۔

واپسی پر دعوت الی اللہ

حضرت والد صاحب گھریلو حالات کی مجبوری کی وجہ سے واپس وزیر آباد آ گئے مگر مرکز احمدیت اور سیدنا حضرت مسیح موعود سے بڑا گہرا تعلق رکھا۔ آپ جب کبھی اپنے کاروبار کے سلسلہ میں لاہور اور امرتسر تشریف لے جاتے تو قادیان میں حضرت مسیح موعود کی زیارت سے بھی مشرف ہو کر آتے۔ آپ نے وزیر آباد میں اپنے احباب اور دوستوں میں دعوت الی اللہ کا ایک جال پھیلا دیا۔ دعوت الی اللہ کے میدان میں آپ ایک نڈر انسان کی طرح پیش پیش رہتے تھے۔ آپ کی بہت مخالفت کی گئی مگر آپ نے کبھی بھی اس بات کی پرواہ نہ کی اور نہایت ہی دلیری سے پیغام حق پہنچاتے رہے۔ میں نے کئی دفعہ والد صاحب کو بیوت میں بڑے بڑے مجمعوں میں اکیلے دعوت الی اللہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود کا سفر جہلم

سیدنا حضرت مسیح موعود پر جب مولوی کرم دین ساکن بھیں نے مقدمہ دائر کیا تھا تو حضرت والد صاحب کو وزیر آباد سے حضور کے ساتھ اس سفر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس ریل کے ڈبہ میں حضرت مسیح پاک تشریف فرما تھے اسی ڈبہ میں دروازہ پر پہرہ دار کی حیثیت سے آپ کو ڈیوٹی پر مقرر کیا گیا۔ منتظمین کی طرف سے ہدایت تھی کہ کوئی شخص اندر داخل نہ ہو۔ والد صاحب نے بہت خوش اسلوبی سے یہ ڈیوٹی ادا کی۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی سٹیشن آتا تو لوگ بھاگے بھاگے امام وقت کی زیارت کے لئے اس ڈبہ کے پاس آ جاتے جس میں حضور پُرنور رونق افروز تھے۔ ہر شخص کی خواہش ہوتی تھی کہ مسیح موعود کی زیارت کرے مگر میں کسی کو اندر داخل نہ ہونے دیتا تھا۔ بعض لوگ بڑی لجاجت سے کہتے تھے کہ مہدی پاک کی زیارت کرا دو۔ میں دروازہ میں کبھی کبھی بعض دوستوں کو زیارت کرا دیتا تھا۔ حضرت مسیح پاک اپنی نشست پر منہ پر رومال رکھے نظریں نیچی کئے تشریف فرما تھے۔ بعض لوگ میرے پاس آ کر کہتے تھے کہ میاں صاحب ہم حضور کے غلاموں میں سے ہیں ہمیں اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ آپ نے چند احباب کو اجازت دے دی کیونکہ انہوں نے اس طرز پر اپنی خواہش کا اظہار فرمایا کہ آپ کی طبیعت پر بہت اثر ہوا اور آپ کی رحم دلی اور نرم طبیعت برداشت نہ کر سکی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص نے نہایت پُر درد لہجہ میں مجھے کہا کہ 1300 سال کے بعد خدا کا پاک مہدی دنیا میں آیا ہے کہ جس کی انتظار میں آنکھیں ترس گئی ہیں مگر آپ لوگ ہمیں زیارت سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ والد صاحب نے اس شخص کو دروازہ کے پاس زمین پر جگہ دے دی اور وہ بہت ہی خوش ہوا اور اس نے والد صاحب کو دعائیں دیں۔ جب حضور اقدس کی گاڑی گجرات کے سٹیشن پر رکی تو ایک جم غفیر حضور کی زیارت کے لئے موجود تھا اور لوگوں نے دور سے حضور کو دیکھا۔ گجرات کے احمدی تحصیلدار چوہدری نواب خاں صاحب نے حضور اور حضور کے خدام کی دعوت طعام کا بندوبست کیا ہوا تھا۔ چونکہ گاڑی زیادہ دیر تک سٹیشن پر رک نہ سکتی تھی اس لئے تحصیلدار نے اپنے خدام کو حکم دیا کہ پلاؤ اور زردہ کی بڑی بڑی طشتریاں چاولوں سے بھر کر گاڑی کے ڈبوں میں تقسیم کرتے چلے جاؤ اور ساتھ یہ بھی حکم دیا کہ کسی سے طشتری کی واپسی کا مطالبہ نہ کرو اور یہ بتا دو کہ جب دوست چاول کھا لیں تو چلتی گاڑی سے لائن کے ساتھ ساتھ طشتریاں پھینکتے چلے جائیں ہم خود اکٹھی کر لیں گے (اللہ تعالیٰ اس شخص کو جزا دے) والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اتنا بافراط کھانا تھا کہ اس گاڑی میں سوار ہر ایک شخص نے خواہ وہ احمدی تھا یا غیر احمدی سیر ہو کر کھایا۔

حضور کی جہلم میں آمد

جب سیدنا حضرت مسیح موعود کا ورود جہلم کے سٹیشن پر ہوا تو وہاں پر بھی لوگوں کا ایک جم غفیر تھا۔ اس سفر میں راستہ میں حضور کو الہام ہوا "میں ہر ایک پہلو سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا" اور یہ الہام اسی وقت حاضر دوستوں کو سنا دیا گیا۔ والد صاحب فرماتے کہ اس کا نظارہ جو سامنے آیا وہ بیان سے باہر ہے جب گاڑی لاہور سے چلی تو گوجرانوالہ، وزیر آباد، گجرات، لالہ موسیٰ اور جہلم کے سٹیشنوں پر اس قدر لوگ زیارت کے لئے اکٹھے ہوئے کہ جہاں تک نظر کام کرتی تھی انسانوں کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا تھا۔ پلیٹ فارموں اور سٹیشنوں کے ارد گرد ہجوم سے کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ پھر لطف یہ کہ مخالفت کے باوجود اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کی شخصیت میں اس قدر جذب پیدا کر دیا کہ باوجودیکہ یہ ہجوم احمدی نہ تھا لیکن تاہم لوگ زیارت کے لئے اس قدر بیتاب تھے کہ آپ کے چہرہ مبارک کی محض ایک جھلک دیکھ لینے کے لئے سر پیر کا زور لگاتے تھے اور ٹوٹے پڑتے تھے اور جب سامنے آتے تو ادب اور احترام سے جھک جھک جاتے تھے۔ ان سٹیشنوں پر جب پلیٹ فارم کے ٹکٹ ختم ہو گئے تو لوگ پھاٹک توڑ کر اندر گھس آتے۔ ریلوے ملازمین سے انتظام کرنا مشکل ہو جاتا۔ کہاں کا پلیٹ فارم، کہاں کا ٹکٹ اور کیسا انتظام۔ انسانوں کے اس سیلاب کے آگے سارا انتظام بہہ گیا۔ لوگوں کا شوق زیارت کسی طرح کم نہ ہوتا تھا گاڑی کے آگے پیچھے لوگ اس طرح ہجوم کر کے ٹوٹے کہ گاڑی چلانی مشکل ہو گئی۔ چنانچہ ان سٹیشنوں پر گاڑی وقت مقررہ سے زیادہ ٹھہرانی پڑی۔ ریلوے ملازمین نرمی سے گرمی سے جس طرح ممکن تھا لوگوں کو ٹرین سے الگ کرنے کی کوشش کرتے لیکن وہ جذب مقناطیسی تھا کہ لوگ گاڑی سے چمٹے چلے جاتے تھے۔

جب گاڑی جہلم کے سٹیشن پر رکی تو زائرین کے ہجوم کا یہ حال تھا کہ جہاں تک نظر جاتی پلیٹ فارم اور سٹیشن کا احاطہ، ریل کی سڑکیں اور ارد گرد کے مقامات اور سڑکیں انسانوں سے پٹی پڑی تھیں۔ حضرت صاحب کا سیکنڈ کلاس کا کمرہ ریزرو تھا اس لئے اس کمرہ کو کاٹ کر گاڑی سے الگ کر دیا گیا۔ ڈبہ کو گاڑی سے کاٹتے وقت ریلوے ملازمین کو بہت دقت پیش آئی۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ بچے اور بوڑھے کثرت سے سٹیشن پر موجود تھے۔ ایک انگریز اور اس کی بیوی ہاتھ میں کیمرہ لئے ہجوم میں دھکے کھاتے پھرتے تھے کہ کوئی موقعہ ملے تو حضور کا فوٹو حاصل کریں مگر کوئی موقعہ نہ ملتا تھا۔ حضرت اقدس بڑی مشکل سے سٹیشن سے باہر نکل کر فٹن پر سوار ہوئے تو اب ہجوم کی وجہ سے سواری کا چلنا مشکل تھا راجہ غلام حیدر خاں تحصیلدار جہلم حضرت اقدس کی فٹن کے ساتھ ساتھ ہجوم کے ریلے کو روکتے اور مناسب انتظام کرتے چلے جا رہے تھے۔ آخر بڑی مشکل اور تگ و دو سے حضور اپنی جائے قیام پر تشریف لے آئے۔ سردار ہری سنگھ رئیس اعظم جہلم نے اپنی کوٹھی پیش کی تھی۔ جب حضور اندرون کوٹھی تشریف لے گئے تو باہر بہت بڑا ہجوم حضور کی زیارت کے لئے بیتاب کھڑا تھا۔ چنانچہ راجہ غلام حیدر خان صاحب تحصیلدار نے حضرت اقدس کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور کوٹھی کے اوپر چڑھ کر لوگوں کو زیارت کرا دیں۔ حضور نے منظور کر لیا۔ کوٹھے پر ایک کرسی حضور کے لئے بچھا دی گئی۔ جس پر آپ فروکش ہو گئے اور دیر تک مشتاق زیارت آپ کو دیکھتے رہے۔ جماعت احمدیہ جہلم نے حضور اور آپ کے رفقاء کی مہمانی کا حق ادا کر دیا۔ تین دن حضور اس مقدمہ کی وجہ سے ٹھہرے اور ان تین دنوں میں کئی سو آدمیوں نے دو وقت کا کھانا کھایا۔

والد صاحب فرماتے تھے اس سفر میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید بھی حضور کے ہمرکاب تھے۔ حضور کے جہلم تشریف لانے کے دوسرے دن مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ مقدمہ کی انتظار میں حضرت اقدس ایک سایہ دار درخت کے نیچے عدالت سے باہر ایک کرسی پر فروکش ہو گئے اور بعض خدام بھی کرسیوں پر تشریف فرما تھے اور کثیر تعداد زمین پر بیٹھی ہوئی تھی اور خلقت ہزارہا کی تعداد میں کھڑی ہوئی نہایت جوش اور خلوص سے آپ کی زیارت میں منہمک تھی اور کوئی وہاں سے ہلنے کا نام نہ لیتا تھا۔ وہاں پر حضور کے خدام میں ایک شخص خان عجب خان نامی بھی موجود تھے۔ اس جذب اور تصرف روحانی کو دیکھ کر جو اس وقت عالم ظاہر میں بیّن نظر آ رہا تھا۔ خان عجب خاں فرط محبت میں دیوانہ کی طرح ہو گئے اور ان پر ایک رقت طاری ہو گئی اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دوں۔ آپ نے ہاتھ آگے کر دیا اور انہوں نے کمال محبت سے حضور پُرنور کے ہاتھ کو چوم لیا۔ اس کے بعد حضرت اقدس نے ایک نہایت ہی پُر معارف تقریر فرمائی۔

جب عدالت میں مقدمہ پیش ہوا اور حضور کمرہ عدالت میں داخل ہوئے تو مجسٹریٹ تعظیماً کھڑا ہو گیا

اور حضور کو کرسی پیش کی گئی۔ مقدمے سے فارغ ہو کر حضور اپنی فرودگاہ پر تشریف لے آئے اس سفر میں والد صاحب فرماتے تھے کہ 1100 افراد نے حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جب حضرت اقدس جہلم سے واپس قادیان روانہ ہوئے تو حضور اپنی قیام گاہ سے پیدل ہی سٹیشن کی طرف چل پڑے راستے میں ایک احمدی کا مکان تھا۔ اس نے درخواست کی حضور چند منٹ خاکسار کے مکان پر تشریف فرما ہوں۔ چنانچہ حضرت اقدس نے منظور کرلیا اور چند منٹ وہاں آرام کر کے پیدل ہی ریلوے سٹیشن پہنچ گئے۔ واپسی ریلوے سٹیشنوں پر پھر وہی ہجوم تھا۔ والد صاحب وزیر آباد اتر گئے اور سیدنا حضرت اقدس لاہور ایک دن قیام فرما کر واپس قادیان تشریف لے گئے۔

حضرت مسیح موعود کا سفر سیالکوٹ

جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت والد صاحب کو حضور کے ساتھ سفر جہلم میں معیت حاصل ہوئی۔ اسی طرح سفر سیالکوٹ میں بھی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت اقدس اکتوبر 1904ء میں قادیان سے روانہ ہو کر امرتسر لاہور سے ہوتے ہوئے وزیر آباد پہنچے۔ حضرت اقدس کے لئے دو گاڑی کے ڈبے ایک تھرڈ کلاس اور ایک سیکنڈ کلاس کے ریزرو تھے۔ جب گاڑی وزیر آباد آ کر رکی تو حضرت صاحب والے دونوں ڈبے گاڑی سے کاٹ کر سیالکوٹ والی گاڑی کے ساتھ لگائے جانے تھے۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ سٹیشن پر اس قدر ہجوم تھا کہ ریلوے ملازمین کو گاڑی کے ڈبے کاٹنے مشکل ہو گئے۔ ہر مذہب وملت کے لوگ کثیر تعداد میں حضرت اقدس کی زیارت کرنے کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ بڑی مشکل سے یہ ڈبے سیالکوٹ والی گاڑی کے ساتھ لگائے گئے۔ وزیر آباد سے گاڑی روانہ ہو کر مغرب کے بعد سیالکوٹ پہنچی۔ سیالکوٹ کے سٹیشن پر بھی انبوہ خلائق کا وہ نظارہ تھا۔ جسے قلم بیان نہیں کرسکتی۔ گاڑیاں کاٹ کر پلیٹ فارم پر لگا دی گئیں۔ جو احاطہ سٹیشن میں سرائے مہاراجہ جموں و کشمیر کے متصل بر لب سڑک واقع ہے۔ جماعت سیالکوٹ کی طرف سے اس پلیٹ فارم پر روشنی کا بہت اچھا انتظام تھا۔ پولیس کا انتظام بھی بہت اعلیٰ تھا۔ حضرت اقدس مع احباب گاڑیوں میں سوار ہو گئے تو ایک جلوس کی شکل میں شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ اس سفر میں حضرت اقدس کے ہمرکاب حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور مولانا محمد احسن صاحب امروہی بھی تھے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب پہلے ہی مناسب انتظامات کے لئے سیالکوٹ آ چکے تھے۔ حضرت اقدس کے جلوس کے آگے آگے مہتابیاں چھوڑ کر روشنی کی جاتی تھی کیونکہ اس وقت سڑکوں پر روشنی کا انتظام نہ تھا۔ حضرت والد صاحب فرماتے تھے کہ مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کوئی حضرت اقدس کو دیکھنے نہ جائے مگر ان کی کسی نے نہ سنی۔ حضرت اقدس کو حضرت حکیم حسام الدین صاحب کے مکان پر ٹھہرایا گیا۔ جماعت سیالکوٹ نے مہمانداری کا حق ادا کر دیا۔

28 اکتوبر 1904ء کو جمعہ کے دن حضور نے نماز جمعہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کی امامت میں حکیم حسام الدین والی بیت میں ادا کی اور نماز جمعہ کے بعد بہت سے احباب نے بیعت کی۔ بیعت لینے کے بعد حضرت اقدس نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔

والد صاحب فرماتے تھے کہ چونکہ حضرت اقدس کو دیر تک دوستوں میں بیٹھنا پڑا اس لئے حضور کی طبیعت ناساز ہوگئی اور دو دن تک حضرت اقدس باہر تشریف نہ لاسکے۔

لیکچر سیالکوٹ

2 نومبر 1904ء کو سیدنا حضرت کا مشہور لیکچر جو کہ بعد میں لیکچر سیالکوٹ کے نام سے شائع ہوا۔ حضور نے صرف ایک دن میں سیالکوٹ میں لکھا اور حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی نے ہزارہا کے مجمع میں پڑھ کر سنایا۔ حضرت اقدس بنفس نفیس اس لیکچر میں موجود تھے۔

حضرت والد صاحب فرماتے تھے کہ سیالکوٹ میں اس سے پہلے ایسا عظیم الشان اجتماع کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا۔ سیالکوٹ کے معززین اور ذی علم طبقہ میں کوئی ایسا نہ تھا جو وہاں موجود نہ تھا۔ لوگ کرسیوں اور فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سٹیج پر حضرت اقدس، حضرت مولانا عبدالکریم، حضرت خلیفۃ المسیح الاول، مولانا محمد احسن صاحب امروہی اور سر میاں فضل حسین بیرسٹر جو کہ بعد میں ہندوستان میں چوٹی کے لیڈر ہوئے تشریف فرما تھے۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب جلسہ کے صدر قرار پائے۔ صاحب صدر نے اپنی مختصر سی تقریر میں حضرت اقدس کا تعارف لوگوں سے کرایا اور پھر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ حضرت اقدس کا مضمون پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے نہایت ہی دلکش آواز میں اپنا لیکچر سنا کر لوگوں کو مسحور کیا۔

جب لیکچر ختم ہوا اور حضرت اقدس واپس تشریف لے جانے کے لئے تیار ہوئے تو ایک بہت بڑی مشکل پیش آئی۔ خطرہ تھا کہ حضرت اقدس پر کوئی حملہ نہ ہو جائے اس لئے حضرت اقدس کے لئے ایک بند گاڑی کا بندوبست کیا گیا۔ جونہی یہ گاڑی جلسہ گاہ سے روانہ ہوئی۔ مخالفین نے حضرت اقدس کی بند گاڑی پر بے تحاشا پتھر برسائے مگر چونکہ گاڑی بند تھی اس لئے تمام پتھر حضرت اقدس کی گاڑی کے تختوں پر لگتے رہے اور حضور بفضل اللہ تعالیٰ محفوظ رہے اور بخیریت تمام واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔ الحمد للہ

آخری دن حضور کی قیام گاہ پر لوگوں کا ایک تانتا بندھا رہا اور کثرت سے بیعت ہوئی۔

قادیان کو واپسی

3 نومبر کو حضرت اقدس مع خدام قادیان کو واپس جانے کے لئے تیار ہوئے۔ حضرت اقدس کے لئے ایک سیکنڈ کلاس کا ڈبہ ریزرو تھا۔ آپ اس میں سوار ہوئے۔ پلیٹ فارم آپ کے خدام اور زائرین سے بھرا ہوا تھا۔

جب حضرت اقدس کی گاڑی وزیر آباد کے ریلوے سٹیشن پر آ کر رکی تو ڈسکہ کے مشنری پادری سکاٹ نے حضرت اقدس سے آ کر ملاقات کی۔ اس کے ساتھ عبدالحق بھی تھا۔ اس نے عبدالحق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے ہمارا ایک نوجوان لے لیا ہے۔ پھر دیر تک پادری صاحب سے گفتگو ہوتی رہی۔ جب وہ حضرت اقدس کے ٹھوس دلائل کے سامنے تاب نہ لا سکا تو اٹھ کر چلتا بنا اور حضرت اقدس کی گاڑی لاہور کے لئے روانہ ہوگئی اور والد صاحب لاہور تک حضرت اقدس کے ساتھ گئے اور وہاں سے واپس آ گئے۔

بقیہ صفحہ 6

تحفظ کے لئے مقرر ہے وہ بھی لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہی ہے میرپور خاص، نواب شاہ اور دوسرے شہروں میں فرقہ واریت اور دہشت گردی ہو رہی ہے بے گناہ افراد کو قتل کیا جا رہا ہے پولیس ڈھونڈے نہیں ملتی کیا سندھ میں قانون اور انصاف نام کی چیز کوئی نہیں۔......

(سندھی اخبار تعمیر سندھ 12 ستمبر 2008ء)

مذہب کے نام پر قبیح حرکت

بھگوان پورہ لاہور سے منور شاہد لکھتے ہیں۔

گزشتہ چند روز سے ملک میں فرقہ واریت کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے اور اس فرقہ واریت میں اب تک دو احمدیوں کا مذہب اور اسلام کے نام پر ناحق خون کر دیا گیا ہے۔ 7 ستمبر کو ایک نجی ٹی وی چینل پر چلنے والے لائیو پروگرام کے میزبان نے احمدیوں کے بارے میں علی الاعلان قتل کا فتویٰ جاری کرتے ہوئے اس بات پر اصرار کیا کہ احمدیوں کو پاکستان میں جینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں ان صاحب نے لوگوں کے جذبات کو انگیختہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

اس آگ لگانے والی حرکت کے نتیجے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی مشتعل لوگ اٹھے اور انہوں نے دو انتہائی معصوم لوگوں کو قتل کر دیا۔ ان مقتولوں میں میرپور خاص کے ایک ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی تھے جو کہ بحالت روزہ اپنے ہسپتال میں مریضوں کا علاج کر رہے تھے اور نہایت غریب پرور اور دکھی انسانیت کا مفت علاج کرنے کے سلسلے میں اپنے علاقے میں بہت معروف تھے۔ ان کو قتل کرنے کی وجہ صرف اور صرف یہ بنی کہ موصوف اپنے آپ کو احمدی کہتے تھے۔ اسی طرح نواب شاہ میں محمد یوسف کو بھی محض اس لئے قتل کر دیا گیا کہ اس نجی ٹی وی چینل کے میزبان نے سادہ لوح لوگوں کو اشتعال دلایا اور انہوں نے مذہب کے نام پر قبیح حرکت کر دی۔

فتویٰ جاری کرنے والے میزبان کی علمی سطح کیا ہے یہ تو ایک الگ موضوع ہے مگر حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ ایک معروف اور سلجھے ہوئے افراد پر مشتمل چینل نے ایسا ناعاقبت اندیش اور غیر اسلامی فعل کرنے والے فرد کو کس طرح اپنے پاس رکھا ہوا ہے اور نہ صرف رکھا ہوا بلکہ ان سے لائیو پروگرام کرواتے ہیں۔ میں بڑے یقین سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی ادارہ یا تنظیم جو عقل سلیم رکھتی ہے اور ملک میں امن وسکون کی خواہاں ہے وہ کبھی بھی ایسے میزبان کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتی۔ ہماری متعلقہ چینل سے گزارش ہے کہ تمام دنیا میں احمدی بھی ان کے چینل کو دیکھتے اور سنتے ہیں ان کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ میزبان کے ساتھ اپنا معاہدہ کینسل کریں کیونکہ وہ دنیا میں شرمندگی اور ندامت کا باعث بنا ہے۔

(روزنامہ آج کل کراچی 13 ستمبر 2008ء)

ڈاکٹر صغریٰ جونیجو ناظم ضلع میرپور خاص

میرپور خاص: ضلع ناظم میرپور خاص ڈاکٹر صغریٰ جونیجو (جو کہ جناب محمد خان جونیجو سابق وزیراعظم پاکستان کی صاحبزادی ہیں۔ ناقل) نے قانون نافذ کرنے والے اداروں پر زور دیا ہے کہ وہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی اور نامور صحافی زبیر احمد مجاہد کے قتل میں ملوث ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں ان خیالات کا اظہار انہوں نے ضلع میں امن وامان کے متعلق ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی ایک شریف انسان تھے ان کے قتل کی واردات سے لوگوں میں خوف کی لہر دوڑ گئی اس لئے پولیس کو چاہئے کہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے شہریوں پر پولیس کا اعتبار بحال کرے............

(روزنامہ آج کل کراچی 14 ستمبر 2008ء)

عجیب لوگ ہیں یہ کاروانِ عشق کے لوگ
یہ قتل ہوتے ہیں اور پھر بھی کم نہیں ہوتے

دنیا کا پہلا ڈاک ٹکٹ

دنیا کا پہلا ڈاک ٹکٹ ''پینی بلیک'' 6 مئی 1840ء کو انگلستان میں شائع ہوا۔ یہ سر ولینڈ ہل نے ڈیزائن کیا تھا۔ پورے برصغیر کے لئے ہندوستانی حکومت نے پہلا ڈاک ٹکٹ 1854ء میں شائع کیا۔

مرتبہ: مکرم عبدالسلام عارف صاحب

رمضان المبارک 2008ء میں دو احمدیوں کا سندھ میں بلا جواز قتل

ملکی اور بین الاقوامی شخصیات کا رد عمل اور شدید مذمت

مورخہ 8 ستمبر 2008ء کو محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میرپور خاص کو اور مورخہ 9 ستمبر 2008ء کو محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر ضلع نواب شاہ کو رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں محض احمدی ہونے کی وجہ سے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ ان دونوں معصوم اور معزز لوگوں کا گناہ صرف یہی تھا کہ یہ پُر امن اور بے لوث انسان دوست اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ''احمدی لوگ'' ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ 8 اور 9 ستمبر 2008ء کے ان دو دنوں میں گویا ان دو شہروں کے باسی سکتہ میں پڑ گئے اپنے ان دمکتے ہیروں کی روشنی سے محروم ہو کر وادیٔ مہران پر ایک اندھیرا محسوس ہونے لگا۔

ان دو امراء اور معزز شہریوں کی المناک جڑواں قربانی پر جہاں عالم احمدیت سوگوار ہوگئی وہاں پبلک لیول پر شہری، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی اور ان بے گناہ شخصیات کے بلاوجہ قتل پر انتہائی فکر، تشویش اور غم وغصہ اور دکھ کا اظہار کیا گیا۔ ذیل میں بعض مثالیں درج ہیں۔

ٹورانٹو کینیڈا کی انسانی حقوق اور صحافیوں کی عالمی تنظیم کی مذمت

ٹورانٹو (امن نیوز) انسانی حقوق اور صحافیوں کی عالمی تنظیموں نے مذہبی انتہا پسندوں کے ہاتھوں دو احمدی راہنماؤں کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے قاتلوں کی گرفتاری اور ان کو قرار واقعی سزا دلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ صحافیوں کی بین الاقوامی تنظیم ایک نجی ٹی وی چینل کے پروگرام عالم آن لائن میں اشتعال انگیزی کی مذمت کرتے ہوئے اسے احمدیوں کے قتل کا محرک قرار دیا ہے۔ صحافیوں کی تنظیم کو تشویش ہے کہ نجی ٹی وی چینل پر نشر ہونے والے پروگرام کے بعد دونوں احمدیوں کو قتل کیا گیا۔

انسانی حقوق کی پاکستانی تنظیم نے احمدیوں کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے میڈیا پر منافرت پھیلانے کی مہم بند کرنے کے ساتھ حکومت سے مطالبہ کیا کہ احمدی شہریوں کے قاتل انصاف کے کٹہرے میں لائے جائیں اور کسی شخص کو مذہبی اشتعال انگیزی کے لئے میڈیا کو استعمال کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

انسانی حقوق اور صحافیوں کی تنظیموں کے مطابق انتہائی اشتعال انگیز اور منافرت پھیلانے والا پروگرام ''عالم آن لائن'' ایشیا، یورپ اور شمالی امریکہ کے لئے 7 ستمبر 2008ء کو نشر کیا گیا جس میں احمدیوں کو کافر اور واجب القتل قرار دیا گیا اس پروگرام کا میزبان مسلسل نفرت پر مبنی اپیلیں کرتا رہا ہے اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ جو شخص بھی احمدیوں جیسے عقائد رکھتا ہے وہ بھی واجب القتل ہے۔

(روزنامہ امن کراچی 17 ستمبر 2008ء)

الطاف حسین کا احتجاج

لندن (پ) متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین نے نواب شاہ میں مسلح دہشت گردوں کے ہاتھوں احمدی فرقہ کے ضلعی امیر محمد یوسف کے بہیمانہ قتل کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے اور اس واردات کو مذہبی انتہا پسندی کا تسلسل قرار دیا ہے ایک بیان میں الطاف حسین نے کہا کہ دو روز قبل میرپور خاص میں احمدیہ فرقے سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر منان صدیقی کو ان کے ہسپتال میں گھس کر ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا گیا تھا اور منگل کی شب مسلح دہشت گردوں نے احمدی جماعت نواب شاہ کے ضلعی امیر کو اس وقت فائرنگ کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا جب وہ اپنے گھر سے عبادت کے لئے جا رہے تھے۔

الطاف حسین نے کہا کہ دو روز میں احمدی فرقہ سے تعلق رکھنے والی دو معروف شخصیات کا قتل ملک بھر کے اعتدال پسند عوام کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو عناصر فقہ اور عقائد سے اختلاف کی بنیاد پر بے گناہ افراد کا قتل کر رہے ہیں وہ نہ صرف انسانیت کے کھلے دشمن ہیں بلکہ عقائد سے اختلاف کی بنیاد پر بے گناہ افراد کو قتل کر کے دنیا بھر میں دین اسلام کو بدنام بھی کر رہے ہیں۔ جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

الطاف حسین نے صدر مملکت آصف علی زرداری، وزیراعظم یوسف رضا گیلانی، گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد اور وزیراعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ سے مطالبہ کیا کہ میرپور خاص اور نواب شاہ میں احمدی جماعت سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر منان صدیقی اور محمد یوسف کے بہیمانہ قتل کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے۔ سفاک قاتلوں کو گرفتار کر کے سخت ترین سزا دی جائے اور احمدی فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کی جان و مال اور عبادت گاہ کے تحفظ کے لئے ہنگامی بنیادوں پر عملی اقدامات کئے جائیں۔

(روزنامہ نوائے وقت کراچی 11 ستمبر 2008ء)

انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے سندھ میں دو احمدیوں کے قتل اور ایک ٹیلی ویژن پروگرام کے دوران قتل کی ترغیب دینے کے معاملے کو نہایت اہم سنجیدہ قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اقلیتوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے اور میڈیا کے ذریعے نفرتوں کے فروغ کو روکا جائے۔ اس ضمن میں کمیشن نے درج ذیل بیان جاری کیا ہے۔

سوموار کے روز میرپور خاص میں ایک نامور احمدی فزیشن اور ماہر امراض قلب کو قتل کر دیا گیا اگلے روز ایک اور معروف احمدی کو نواب شاہ میں مار دیا گیا۔ احمدی برادری یہ سمجھتی ہے کہ قتل کی ان دو بہیمانہ وارداتوں اور ایک نجی ٹیلی ویژن چینل سے نشر کئے گئے پروگرام میں ضرور کوئی ربط ہے جس میں ایک مذہبی راہنما نے احمدیوں کو موت کی سزا دینے کا مطالبہ کیا اور میزبان نے اس کی تائید کی۔ اگر ٹیلی ویژن پروگرام میں تشدد کی ترغیب اور دو احمدیوں کے قتل کے دو واقعات میں کوئی براہ راست ربط نہ بھی ہو تب بھی ایسے واقعات کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

حکومت اس امر کو یقینی بنائے کہ احمدی شہریوں کے قاتل انصاف کے کٹہرے میں لائے جائیں اور میڈیا، خاص طور پر الیکٹرانک میڈیا کو فرقہ وارانہ منافرت اور برادر کشی کی تبلیغ سے روکا جائے۔ ٹیلی ویژن چینلوں کا بھی فرض ہے کہ غیر ذمہ دار میزبانوں کا احتساب کریں۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہیں گے تو یہ ایک گھناؤنے جرم میں ان کی شرکت کے مترادف ہوگا۔

(رسالہ جہد حق۔ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق جلد نمبر 15 شمارہ 10/ اکتوبر 2008ء ص 3)

سیاسی اور سماجی تنظیموں کا مظاہرہ

میرپور خاص (نامہ نگار) میرپور خاص کے ڈاکٹر منان صدیقی کے قاتلوں کی عدم گرفتاری کے خلاف میرپور خاص کی سیاسی اور سماجی تنظیموں کی جانب سے پوسٹ آفس چوک پر مظاہرہ کیا گیا، اس موقع پر کاز کے راہنما اصغر ناریجو، ڈاکٹر حسین مری، جسقم کے ذیشان لغاری اور دیگر نے کہا کہ ایک نجی ٹی وی چینلز پر پروگرام کے بعد قادیانیوں اور دیگر اقلیتوں کے خلاف مذہبی انتہا پرستی میں اضافہ ہوا ہے۔ شہر کے ایک ایماندار ڈاکٹر منان صدیقی کو مذہبی تنگ نظری اور انتہا پسندی کی آڑ میں قتل کر دیا گیا۔ نواب شاہ میں احمدی فرقے کے راہنما کو بھی قتل کر دیا گیا۔

(روزنامہ نوائے وقت کراچی 20 ستمبر 2008ء)

تعزیتی اجلاس

میرپور خاص (نامہ نگار) میرپور خاص کی مختلف سیاسی اور سماجی تنظیموں کی جانب سے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کے قتل پر ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ جس میں ظہور لغاری جئے سندھ، حمید چنا TURC، اصغر ناریجو کاز، فقیر قیصر خان، مری جسقم اور دیگر نے ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کے قتل کو انسانیت کا قتل قرار دیتے ہوئے سخت مذمت کی اور قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی تمام سیکولر ترقی پسند اور لبرل سیاسی، سماجی پارٹیوں کو متحد ہو کر انتہا پسندی کے خلاف مشترکہ جدوجہد کرنی چاہئے۔

(نوائے وقت کراچی 20 ستمبر 2008ء)

سندھ صوفیوں اور درویشوں کی سرزمین

میرپور خاص (نمائندہ امن) معروف ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کے قتل میں ملوث دہشت گردوں کی عدم گرفتاری اور نجی ٹی وی کے پروگرام کے مینیجر عامر لیاقت حسین پر ڈاکٹر منان صدیقی کے قتل کے مقدمہ کے اندراج کے لئے مختلف سماجی تنظیموں کی طرف سے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ احتجاجی مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے اصغر ناریجو، کانجی، رانو بھیل، ذیشان لغاری اور دیگر نے کہا کہ مذہبی انتہا پسندوں کی جانب سے صوفیوں اور درویشوں کی سرزمین پر اس قسم کی وحشیانہ کارروائیاں سندھی عوام کی مذہبی رواداری پر براہ راست حملہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت فی الفور عامر لیاقت حسین پر قتل کا مقدمہ درج کرے انہوں نے کہا کہ سندھ میں اس قسم کی کارروائیوں کے خلاف پورے سندھ میں احتجاج کیا جائے گا۔

(روزنامہ امن کراچی 17 ستمبر 2008ء)

ایڈیٹر کی ڈاک کے 2 مراسلے

1۔ روزنامہ تعمیر سندھ کے کالم ''ٹھکری چتیی تنھجیی نالیی'' ایک سندیسہ تیرے نام میں بعض قارئین کے خط کا متعلقہ حصہ کا ترجمہ یہ ہے۔

...........مطلب یہ ہے کہ اس دیس میں یوں لگتا ہے جیسے جنگل کا قانون ہے۔ پولیس جو کہ عوام کے

(باقی صفحہ 5 پر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 91886 میں Ahmad Nsiakoh

ولد Muhammad Ainoo قوم Fanti پیشہ کاروبار عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-01-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 2/ ایکڑ زرعی زمین مالیتی -/500 غانین کرنسی (2) رہائشی پلاٹ مالیتی -/300 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmed Nsiakoh۔ گواہ شد نمبر 1 حمید اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 عبد الحمید طاہر

مسل نمبر 91887 میں Saeed Effah

ولد Yusuf Effah قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 4/ ایکڑ زرعی زمین (2) 1 عدد پلاٹ مالیتی -/500 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 غانین کرنسی ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Saeed Effah۔ گواہ شد نمبر 1 Alhassan Ibrahim۔ گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 91888 میں Ahmed Osei

ولد Ahmad Osei Yaw (Late) قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 48 سال بیعت 2000ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 2/ ایکڑ Cocoa From مالیتی -/1000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/32 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/150 غانین کرنسی سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmed Osei۔ گواہ شد نمبر 1 Yusuf Bin Salih۔ گواہ شد نمبر 2 Abdullah Asiedu

مسل نمبر 91889 میں Yahya Akito

ولد Abdullah Brimansu (Late) قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 52 سال بیعت 1988ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 2/ ایکڑ Cocoa Farm مالیتی -/2000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25.60 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/450 غانین کرنسی سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Yahya Akito۔ گواہ شد نمبر 1 Abdullah Adututu۔ گواہ شد نمبر 2 Abdullah Asiedu

مسل نمبر 91890 میں Hakeem Arthur

ولد O.P Alhassan Atta قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان مالیتی -/6000000 غانین کرنسی (2) 1 عدد پلاٹ مالیتی -/1000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hakeem Arthur۔ گواہ شد نمبر 1 Daud Adams۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Acquah

مسل نمبر 91891 میں Sakina Rahim

زوجہ Abdul Rahim Musah قوم ...... پیشہ ہیئر ڈریسر عمر 24 سال بیعت 1989ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-01-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/20 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت ہیئر ڈریسر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sakina Rahim Amoah۔ گواہ شد نمبر 1 Ahmed Arif۔ گواہ شد نمبر 2 Yaqub Entsie

مسل نمبر 91892 میں Marriam Adam

زوجہ Adam K.Amoah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 48 سال بیعت 1981ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/5 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Marriam Adam۔ گواہ شد نمبر 1 Ahmed Arif Amoah۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul R.Musah

مسل نمبر 91893 میں

Khadijah Ackonua

زوجہ Ishaque Essuman قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 73 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/5 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Khadijah Ackonua۔ گواہ شد نمبر 1 Adam K. Amoah۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Rahim Musah

مسل نمبر 91894 میں

Sarah Oguamba

بنت Adam Kofi Ewudzi قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sarah Oguamba۔ گواہ شد نمبر 1 Adam K. Amoah۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Rahim Musah

مسل نمبر 91895 میں Sarah Esi Sam

زوجہ Abdullah Nyamoa قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/1 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sarah Esi Sam۔ گواہ شد نمبر 1 Adam K.Amoah۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Rahim Musah

مسل نمبر 91896 میں Marriam Baidoo

زوجہ John Appiah قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Marriam Baidoo۔ گواہ شد نمبر 1 Adam K.Amoah۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Rahim Musah

مسل نمبر 91897 میں

Fatimah Ama Nkomah

زوجہ Kojo Brown قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fatima Ama Nkomah۔ گواہ شد نمبر 1 Adam K.Amoah۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Rahim Musah

مسل نمبر 91898 میں

Sabeelah Amoah

بنت Adam K.Amoah قوم ...... پیشہ Semstress عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25 غانین کرنسی ماہوار بصورت Semstress مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sabeelah Amoah۔ گواہ شد نمبر 1 Adam K.Baidoo۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Rahim Musah

مسل نمبر 91899 میں سعید احمد

ولد عبد المجید قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آئرلینڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و

غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 پاؤنڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ سعید احمد۔گواہ شد نمبر 1 دانیال احمد داؤد۔گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر مامون رشید

مسل نمبر 91900 میں طارق عطاء الرحمٰن شیخ

ولد شیخ صلاح الدین محمد عمر قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آئرلینڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 پاؤنڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔طارق عطاء الرحمٰن شیخ ۔گواہ شد نمبر 1 دانیال احمد داؤد۔ گواہ شد نمبر 2 مامون رشید

مسل نمبر 91901 میں بارعہ ناصر

بنت ناصر الدین خالد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی ٹاپس 200-2 گرام مالیتی -/3960 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔بارعہ ناصر۔گواہ شد نمبر 1 لعل الدین صدیقی وصیت نمبر 15953۔گواہ شد نمبر 2 صلاح الدین فاتح ولد ناصر الدین خالد

مسل نمبر 91902 میں ثریا نرگس

زوجہ مدثر احمد قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 10 تولے اندازاً مالیتی -/200000 روپے (2) حق مہر اداشدہ -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔ثریا نرگس ۔گواہ شد نمبر 1 رانا آفتاب احمد وصیت نمبر 43467۔گواہ شد نمبر 2 رانا جبار احمد وصیت نمبر 41884

مسل نمبر 91903 میں آصفہ قاضی

بنت قاضی بشارت احمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔آصفہ قاضی ۔ گواہ شد نمبر 1 رانا جبار احمد۔گواہ شد نمبر 2 رانا آفتاب احمد

مسل نمبر 91904 میں عزت بیگم

بیوہ حکیم رحمت خان (مرحوم) قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 83 سال بیعت 1950ء ساکن کلسیاں بھٹیاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رقم حق مہر -/1000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/84000 روپے سالانہ بصورت ٹھیکہ اراضی پسر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔عزت بیگم ۔گواہ شد نمبر 1 محمد رفیع خاور ولد محمد رمضان ۔ گواہ شد نمبر 2 تصور احمد ولد فتح شیر

مسل نمبر 91905 میں شکیلہ ناہید

زوجہ ناصر احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیدوالا ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 2 تولے مالیتی -/48000 روپے (2) حق مہر -/25000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔شکیلہ ناہید۔گواہ شد نمبر 1 محمد ظفر اللہ ولد بشارت احمد بھٹی ۔گواہ شد نمبر 2 سعادت احمد ولد بشارت احمد بھٹی

مسل نمبر 91906 میں تحریمہ ناصر

بنت ناصر احمد زرگر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیدوالا ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔تحریمہ ناصر۔گواہ شد نمبر 1 محمد ظفر اللہ ولد بشارت احمد۔گواہ شد نمبر 2 سعادت احمد ولد بشارت احمد

مسل نمبر 91907 میں دانش منیر

ولد میاں منیر احمد قوم مہر پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیدوالا ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔دانش منیر۔گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام ولد ناصر احمد۔گواہ شد نمبر 2 اظہر احمد ولد منور احمد

مسل نمبر 91908 میں جواد احمد ڈار

ولد محمد الیاس ڈار قوم ڈار پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ زار واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔جواد احمد ڈار۔گواہ شد نمبر 1 محمد الیاس ڈار والد موصی ۔گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 91909 میں سعیدہ تصدق

بنت تصدق حسین قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔سعیدہ تصدق۔گواہ شد نمبر 1 تصدق حسین قریشی والد موصی ۔گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 91910 میں محمد احتشام

ولد تصدق حسین قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-9-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔محمد احتشام۔گواہ شد نمبر 1 تصدق حسین قریشی والد موصی۔گواہ شد نمبر 2 محمد افضل وصیت نمبر 37779

مسل نمبر 91911 میں طاہرہ شمیم

زوجہ عبداللطیف قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیرہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً -/60000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔طاہرہ شمیم۔ گواہ شد نمبر 1 عبداللطیف خاوند موصیہ ۔گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید ولد عبدالغنی

مسل نمبر 91912 میں شاہدہ لطیف

بنت عبداللطیف قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیرہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔شاہدہ لطیف۔گواہ شد نمبر 1 عبداللطیف والد موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید ولد عبدالغنی

مسل نمبر 91913 میں امتہ الحکیم

زوجہ راجہ ناصر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 4 تولے اندازاً مالیتی -/80000 روپے (2) حق مہر -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔امتہ الحکیم ۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ ناصر احمد خاوند موصیہ ۔گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ولد راجہ ناصر احمد

مسل نمبر 91914 میں محمد منور

ولد محمد ادریس قوم پٹھان پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تارتخمنظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔محمد منور۔گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد مربی سلسلہ ولد رشید احمد ملک ۔گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ولد نور ولی

مسل نمبر 91915 میں محمد ظفر عتیق

ولد محمد ادریس قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد ظفر عتیق۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد

مسل نمبر 91916 میں امجد علی

ولد نورولی قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 4 مرلہ مکان اندازاً مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ امجد علی۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد

مسل نمبر 91917 میں تہمینہ امجد

بنت امجد علی قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ تہمینہ امجد۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد مربی سلسلہ ولد رشید احمد ملک۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ولد نورولی

مسل نمبر 91918 میں منور احمد

ولد نورولی قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ کارکن عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد

مسل نمبر 91919 میں اطہر اقبال

ولد ظفر اقبال قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اطہر اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد مربی سلسلہ ولد رشید احمد ملک۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ولد نورولی

مسل نمبر 91920 میں محمد انیق

ولد محمد رفیق انجم قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد انیق۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد

مسل نمبر 91921 میں بشریٰ بیگم بھٹی

زوجہ منور احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر ادا شدہ بصورت طلائی زیور ساڑھے تین تولے مالیتی اندازاً -/80000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/11500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ بیگم بھٹی۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد مربی سلسلہ ولد رشید احمد ملک۔ گواہ شد نمبر 2 منور احمد بھٹی خاوند موصیہ

مسل نمبر 91922 میں صالحہ صباحت

بنت عزیز اللہ خالد (مرحوم) قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صالحہ صباحت۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد مربی سلسلہ ولد رشید احمد ملک۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد ولد نورولی

مسل نمبر 91923 میں اسد جمیل بھٹی

ولد محمد جمیل بھٹی (مرحوم) قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ لالو لاشاری حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسد جمیل بھٹی۔ گواہ شد نمبر 1 محمد ظفر بھٹی وصیت نمبر 38939۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد کھوکھر وصیت نمبر 38808

مسل نمبر 91924 میں سعود احمد

ولد ودود احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باندھی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سعود احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد ولد چوہدری برکت علی (مرحوم)۔ گواہ شد نمبر 2 تصور شہزاد معلم سلسلہ

مسل نمبر 91925 میں نور العین

بنت بشیر احمد قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باندھی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نور العین۔ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد ولد چوہدری برکت علی (مرحوم)۔ گواہ شد نمبر 2 تصور شہزاد معلم سلسلہ

مسل نمبر 91926 میں عمران احمد

ولد بشیر احمد قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باندھی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمران احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 تصور شہزاد معلم سلسلہ

مسل نمبر 91927 میں محمد یحییٰ

ولد محمد اکرم قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باندھی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد یحییٰ۔ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 تصور شہزاد معلم سلسلہ

مسل نمبر 91928 میں آمنہ صدف

بنت مشتاق احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ محمد ادریس باندھی ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آمنہ صدف۔ گواہ شد نمبر 1 نصر اللہ علوی ولد اسد اللہ علوی۔ گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد فرخ معلم سلسلہ

مسل نمبر 91929 میں بدر النساء

بنت مشتاق احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ محمد ادریس ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بدر النساء۔ گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد فرخ معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 نصر اللہ علوی

مسل نمبر 91930 میں صبیحہ ریاض

بنت ریاض احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ جلال شاہی منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی اندازاً -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صبیحہ ریاض۔ گواہ شد نمبر 1 میاں شریف احمد وصیت نمبر 27321۔ گواہ شد نمبر 2 ریاض احمد وصیت نمبر 48352

مسل نمبر 91931 میں ثوبیہ نصیر

بنت ریاض احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی

احمدی ساکن منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-9-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی انگوٹھی مالیتی اندازاً -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثوبیہ نصیر۔ گواہ شد نمبر 1 میاں شریف احمد وصیت نمبر 27321۔ گواہ شد نمبر 2 ظہور احمد ولد ریاض احمد

مسل نمبر 91932 میں عائشہ بی بی

زوجہ ممتاز احمد علی خاں منج قوم منج راجپوت پیشہ زراعت عمر 64 سال بیعت 1999ء ساکن مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور مالیتی اندازاً -/19670 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عائشہ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 ممتاز علی خاں منج وصیت نمبر 63889۔ گواہ شد نمبر 2 سید صادق احمد شیرازی وصیت نمبر 39237

مسل نمبر 91933 میں راجہ زوہیب احمد

ولد راجہ علی اصغر قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-4-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ راجہ زوہیب احمد۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ بلال احمد ولد راجہ محمد افضل۔ گواہ شد نمبر 2 یوسف سلیم شاہد وصیت نمبر 33822

مسل نمبر 91934 میں ناہید مبشر

زوجہ مبشر احمد طاہر قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 4 تولے مالیتی -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ناہید مبشر۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد طور وصیت نمبر 28875

مسل نمبر 91935 میں صائقہ ذوالفقار

بنت ذوالفقار احمد قوم جٹ پنسار پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ نواب شاہ ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 8 ماشے مالیتی -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائقہ ذوالفقار۔ گواہ شد نمبر 1 ذوالفقار احمد۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد طور وصیت نمبر 28875

مسل نمبر 91936 میں حمید اللہ

ولد محمد نواز قوم راجپوت پھلروان پیشہ ملازمت عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر ملز ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) مشترکہ زرعی زمین برقبہ ڈیڑھ ایکڑ کا حصہ (2) مشترکہ مکان برقبہ 10 مرلہ کا حصہ (3 بھائی 3 بہنیں حصہ دار ہیں) (3) نقد رقم -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9300 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حمید اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 ابرار الحق ولد عبدالحق حقانی۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد طور وصیت نمبر 28875

مسل نمبر 91937 میں ناصرہ بیگم

زوجہ عبدالحئی قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-9-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور اڑھائی تولے مالیتی اندازاً -/50000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ناصرہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحئی خاوند موصیہ وصیت نمبر 38799۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد طور وصیت نمبر 28875

مسل نمبر 91938 میں ظافر احمد

ولد وسیم احمد ضیاء قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر ملز ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ظافر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 رحمان خان وصیت نمبر 34359۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد طور وصیت نمبر 28875

مسل نمبر 91939 میں محمد مغفور احمد

ولد محمد احمد قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر ملز ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد مغفور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ابرار الحق ولد عبدالحق حقانی۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد طور

مسل نمبر 91940 میں عاصمہ ودود

بنت محمد قاسم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر ملز ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عاصمہ ودود۔ گواہ شد نمبر 1 محمد قاسم والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد طور وصیت نمبر 28875

مسل نمبر 91941 میں احمر السلام

ولد محمد قاسم قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہ تاج شوگر ملز ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احمر السلام۔ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد شمس مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد طور وصیت نمبر 28875

مسل نمبر 91942 میں انیقہ افتخار

بنت محمد افتخار قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیکے ناگرہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ انیقہ افتخار۔ گواہ شد نمبر 1 محمد افتخار والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد ولید احمد مربی سلسلہ

مسل نمبر 91943 میں حمیدہ بیگم

زوجہ چوہدری محمد اکبر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-9-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور 6 تولے 9 ماشے اندازاً مالیتی -/135000 روپے (2) حق مہر اداشدہ -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تارخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حمیدہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 لقمان حکیم ولد محمد اقبال گواہ شد نمبر 2 محمد ولید احمد مربی سلسلہ

مسل نمبر 91944 میں طلعت بشارت

بنت بشارت علی قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بن باجوہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-8-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طلعت بشارت۔ گواہ شد نمبر 1 طارق احمد عزیز ولد عبدالعزیز۔ گواہ شد نمبر 2 ظہور احمد ولد محمد خاں

مسل نمبر 91945 میں مسرور احمد

ولد منیر احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی حمدی ساکن بلال گنج شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مسرور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد سلیم۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر منظور

مسل نمبر 91946 میں ناصر نذیر بُٹر

ولد نذیر احمد بُٹر قوم جٹ بُٹر پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد

منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر نذیر بٹ۔ گواہ شد نمبر 1 توقیر الٰہی۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر سرفراز بھٹی

مسل نمبر 91947 میں صغریٰ خانم

زوجہ غلام احمد چوہدری قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت 1978ء ساکن مسلم گنج شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 6 مرلہ مکان اندازاً مالیتی -/1600000 روپے (2) طلائی زیور اڑھائی تولے اندازاً مالیتی -/50000 روپے (3) حق مہر -/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صغریٰ خانم۔ گواہ شد نمبر 1 صغریٰ خانم۔ گواہ شد نمبر 2 غلام احمد چوہدری ولد چوہدری مہر الدین

مسل نمبر 91948 میں شوکت علی

ولد حاکم علی (مرحوم) قوم بھٹی راجپوت پیشہ کاشتکاری / رکشہ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ دیال داس ضلع ننکانہ صاحب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ دو ایکڑ اراضی واقع 4 چک کا حصہ (تین بھائی تین بہنیں حصہ دار ہیں) (2) رکشہ اندازاً مالیتی -/30000 روپے (3) 2/1 ایکڑ اراضی کوٹ دیال داس -/400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت رکشہ مزدوری مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/30000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شوکت علی۔ گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد ولد محمد رفیق۔ گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد شاکر ولد فضل دین

مسل نمبر 91949 میں نجمہ طارق

بنت طارق محمود قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی منعم ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نجمہ طارق۔ گواہ شد نمبر 1 اویس طارق ولد طارق محمود۔ گواہ شد نمبر 2 انصر اقبال ولد ظفر اقبال

مسل نمبر 91950 میں مبشرہ طارق

بنت طارق محمود قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی منعم ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مبشرہ طارق۔ گواہ شد نمبر 1 اویس طارق۔ گواہ شد نمبر 2 انصر اقبال

مسل نمبر 91951 میں روبیہ لطیف

بنت لطیف احمد ورک قوم ورک پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ روبیہ لطیف۔ گواہ شد نمبر 1 محمد انور ولد عطاء محمد۔ گواہ شد نمبر 2 لطیف احمد ورک والد موصیہ

مسل نمبر 91952 میں روفیہ لطیف

بنت لطیف احمد ورک قوم ورک پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ روفیہ لطیف۔ گواہ شد نمبر 1 محمد انور ولد عطاء محمد۔ گواہ شد نمبر 2 لطیف احمد ورک والد موصیہ

مسل نمبر 91953 میں غزالہ اقبال

بنت محمد ظفر قوم عرب پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ غزالہ اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 عامر لطیف عمران ولد محمد لطیف بٹ۔ گواہ شد نمبر 2 ساجد محمود بٹر وصیت نمبر 30612

مسل نمبر 91954 میں عتیق الرحمٰن

ولد حبیب الرحمٰن قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھونیکی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عتیق الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 1 ملک فرحان احمد وصیت نمبر 28921۔ گواہ شد نمبر 2 ملک نعمان احمد وصیت نمبر 31059

مسل نمبر 91955 میں مبارکہ نثار

زوجہ نثار احمد قوم منہاس پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھونیکی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 4 تولے ادا شدہ بصورت حق مہر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبارکہ نثار۔ گواہ شد نمبر 1 تحسین احمد کھوکھر وصیت نمبر 38766 گواہ شد نمبر 2 ملک فرحان احمد وصیت نمبر 28921

مسل نمبر 91956 میں زاہدہ ظفر

زوجہ ظفر احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھونیکے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور ساڑھے چار تولے (2) حق مہر ادا شدہ 30 ہزار روپے بصورت زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زاہدہ ظفر۔ گواہ شد نمبر 1 حبیب الرحمٰن ولد حبیب اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 نثار احمد ولد نواب خاں

مسل نمبر 91957 میں وجیہہ وسیم

بنت وسیم احمد قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ وجیہہ وسیم۔ گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد شاہد وصیت نمبر 32772۔ گواہ شد نمبر 2 مدثر احمد ولد مبشر احمد

مسل نمبر 91958 میں فہد احمد وڑائچ

ولد سلیم احمد وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فہد احمد وڑائچ۔ گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد شاہد وصیت نمبر 32772۔ گواہ شد نمبر 2 مدثر احمد ولد مبشر احمد

مسل نمبر 91959 میں امتہ المنعم

بنت مبشر احمد قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ المنعم۔ گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد شاہد وصیت نمبر 32772۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد والد موصیہ

مسل نمبر 91960 میں عمارہ مشتاق

بنت مشتاق احمد بھلی قوم بھلی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عمارہ مشتاق۔ گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد شاہد وصیت نمبر 32772۔ گواہ شد نمبر 2 مدثر احمد ولد مبشر احمد

مسل نمبر 91961 میں سمیرا گلزار

بنت گلزار احمد قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-9-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سمیرا گلزار۔ گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد شاہد وصیت نمبر 32772۔ گواہ شد نمبر 2 عبادہ احمد وڑائچ

مسل نمبر 91962 میں عائشہ گلزار

بنت گلزار احمد قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس

بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-9-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عائشہ گلزار۔ گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد شاہد وصیت نمبر 32772۔ گواہ شد نمبر 2 عبادہ احمد وڑائچ

مسل نمبر 91963 میں ھارون احمد

ولد رفیع احمد قوم گِل پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-10-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ھارون احمد۔ گواہ شد نمبر 1 علی محمد گرگیز مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد ولد پیر محمد اختر (مرحوم)

مسل نمبر 91964 میں نازیہ کوثر رانا

زوجہ رانا عبدالغفار قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 88ج۔ ب ھسیانہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-6-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے (2) طلائی زیور 8 تولے اندازاً -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نازیہ کوثر رانا۔ گواہ شد نمبر 1 رانا ابرار احمد ولد نذر محمد۔ گواہ شد نمبر 2 منور احمد باجوہ

مسل نمبر 91965 میں سفیر الدین

ولد محی الدین مبشر قوم جٹ ہرل پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمندری ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سفیر الدین۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد نسیم وصیت نمبر 32210۔ گواہ شد نمبر 2 محی الدین مبشر والد موصی وصیت نمبر 32062

مسل نمبر 91966 میں عاصمہ تبسم

بنت محمد اسلم قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت ...... ساکن چک جھمرہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-8-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عاصمہ تبسم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد ولد محمد یوسف۔ گواہ شد نمبر 2 میاں عبدالحفیظ ولد چوہدری فضل احمد

مسل نمبر 91967 میں نعیمہ منیر احمد

بنت منیر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنجر چانگ ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نعیمہ منیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 احمد مبشر ساجد ولد مبشر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد ولد غلام رسول

مسل نمبر 91968 میں مدیحہ یاسمین

بنت عبدالرحیم قوم سدھو پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مدیحہ یاسمین۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحیم والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالشکور باجوہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 22501

مسل نمبر 91969 میں قرۃ العین

بنت محمد حبیب اللہ ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ قرۃ العین۔ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد ولد حاجی احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالشکور باجوہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 22501

مسل نمبر 91970 میں مقبول احمد رانا

ولد نیاز احمد خان (مرحوم) قوم راجپوت پیشہ ......عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 10 مرلہ رہائشی مکان واقع ناصر آباد ربوہ (2) 5 مرلہ مکان واقع مدینہ ٹاؤن فیصل آباد (3) 10 مرلہ پلاٹ واقع طاہر آباد ربوہ (4) 4 مرلہ پلاٹ واقع طاہر آباد ربوہ (5) زرعی اراضی دو ایکڑ واقع چک نمبر 88ج۔ ب فیصل آباد (6) موٹر سائیکل مالیتی اندازاً -/12000 روپے (7) نقد رقم 50 ہزار روپے (کسی کو قرض کے طور پر دی گئی ہے)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9200 روپے ماہوار بصورت کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مقبول احمد رانا۔ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد ولد مقبول احمد۔ گواہ شد نمبر 2 خواجہ برکات احمد ولد عبدالرزاق (مرحوم)

مسل نمبر 91971 میں امتہ الرافع

بنت ظہور احمد (مرحوم) قوم کھٹانہ کشمیری قوم پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی ٹاپس مالیتی -/750 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الرافع۔ گواہ شد نمبر 1 مسرور احمد طور۔ گواہ شد نمبر 2 خواجہ برکات احمد

مسل نمبر 91972 میں امتہ الکریم نصرت

زوجہ چوہدری ریاض احمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور پونے دو تولے (2) حق مہر اداشدہ -/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت آمد از بیٹا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الکریم نصرت۔ گواہ شد نمبر 1 خواجہ برکات احمد ولد عبدالرزاق۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری ریاض احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 91973 میں منعم احمد

ولد عبدالمالک قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منعم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مسعود رفاقت ولد عبدالمالک۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالباسط ولد عبدالمالک

مسل نمبر 91974 میں زاہد نصیر اختر

ولد مرید حسین قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باہو بھٹی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-10-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) موٹر سائیکل مالیتی اندازاً -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ زاہد نصیر اختر۔ گواہ شد نمبر 1 سیف اللہ ولد مرید حسین۔ گواہ شد نمبر 2 مرید حسین والد موصی

مسل نمبر 91975 میں طیبہ مبارکہ

زوجہ زاہد نصیر اختر قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باہو بھٹی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-10-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/15000 روپے جس میں سے نقد اداشدہ -/2500 روپے بقیہ اداشدہ بصورت زیور سوا تین تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طیبہ مبارکہ۔ گواہ شد نمبر 1 جری اللہ ولد مرید حسین۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد نصیر اختر خاوند موصیہ

مسل نمبر 91976 میں سیف اللہ

ولد مرید حسین قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باہو بھٹی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-10-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سیف اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 جری اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد نصیر اختر

مسل نمبر 91977 میں شوکت بلال

ولد محمد حسین قوم سہرانی پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت 2001ء ساکن بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد

منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شوکت بلال۔ گواہ شدنمبر 1 ڈاکٹر طاہر محمود منہاس۔گواہ شدنمبر 2 حبیب الرحمٰن

مسل نمبر 91978 میں صادقہ منورہ

زوجہ ناصر محمود آصف قوم جٹ چٹھہ پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر 50 ہزار روپے اداشدہ بصورت طلائی زیور 10 تولے (2) طلائی زیور 20 تولے (3) نقدرقم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ صادقہ منورہ۔گواہ شد نمبر 1 ناصر محمود آصف خاوند موصیہ وصیت نمبر 36340۔گواہ شدنمبر 2 نذیر احمد خادم وصیت نمبر 19485

مسل نمبر 91979 میں ثوبیہ رخسانہ

بنت اعجاز احمد قوم راجپوت پیشہ......عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-9-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000+200 روپے ماہوار بصورت وظیفہ +جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ثوبیہ رخسانہ گواہ شد نمبر 1 عطاء العلیم شاہد ولد میاں عبداللطیف۔گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد والد موصیہ

مسل نمبر 91980 میں ممتاز بیگم

زوجہ اعجاز احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-9-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ممتاز بیگم۔گواہ شدنمبر 1 عطاء العلیم شاہد گواہ شدنمبر 2 اعجاز احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 91981 میں امتہ الرؤف

بنت پرویز احمد قوم راجپوت پیشہ......عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-9-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔امتہ الرؤف۔گواہ شدنمبر 1 عطاء العلیم شاہد۔گواہ شدنمبر 2 اعجاز احمد

مسل نمبر 91982 میں رابعہ ناصر

بنت ناصر عبداللہ قوم رانا پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-3-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ رابعہ ناصر۔گواہ شد نمبر 1 نواز احمد۔ گواہ شدنمبر 2 عطاء العلیم شاہد

مسل نمبر 91983 میں محفوظ احمد

ولد چوہدری مقصود احمد قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلیسر انوالہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔محفوظ احمد۔گواہ شدنمبر 1 چوہدری مقصود احمد والد موصی۔گواہ شدنمبر 2 چوہدری طاہر محمود ولد چوہدری فیض احمد

مسل نمبر 91984 میں نفیسہ مریم طاہرہ

بنت چوہدری مقصود احمد قوم گوجر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلیسر انوالہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ نفیسہ مریم طاہرہ ۔گواہ شدنمبر 1 چوہدری مقصود احمد والد موصیہ۔گواہ شدنمبر 2 چوہدری داؤد احمد ولد چوہدری نذیر احمد

مسل نمبر 91985 میں عابدہ تبسم

زوجہ طاہر احمد گورایہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گدیاں ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-8-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے(2) طلائی زیور 15 تولے(3) ترکہ والد زرعی اراضی 5 کنال اندازاً مالیتی -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔ عابدہ تبسم ۔گواہ شدنمبر 1 طاہر احمد گورایہ خاوند موصیہ۔گواہ شدنمبر 2 عبدالمجید خالد وصیت نمبر 54726

مسل نمبر 91986 میں ساجد احمد

ولد محمد احمد قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ھُدیٰ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ساجد احمد۔گواہ شد نمبر 1 عمران رشید۔ گواہ شدنمبر 2 الطاف احمد اٹھوال

مسل نمبر 91987 میں افشاں یاسمین

بنت محمد اصغر محمود قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈنڈوت ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-10-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔افشاں یاسمین۔گواہ شدنمبر 1 محمد اصغر محمود والد موصیہ۔گواہ شدنمبر 2 شریف احمد ولد عبدالعزیز

مسل نمبر 91988 میں غلام اللہ

ولد غلام نبی قوم لنگاہ پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رچنا ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-5-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ غلام اللہ ۔گواہ شد نمبر 1 محمد نعیم اشرف ولد محمد اشرف باجوہ ۔ گواہ شدنمبر 2 محمد اشرف باجوہ ولد محمد شفیع باجوہ (مرحوم)

مسل نمبر 91989 میں امتہ النصیر ظفر

زوجہ ظفر احمد قوم رحمانیہ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر -/12000 روپے(2) طلائی زیور 3 تولے مالیتی -/70000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔امتہ النصیر ظفر۔گواہ شد نمبر 1 محمد عبداللہ خاں وصیت نمبر 30954 گواہ شدنمبر 2 نصیر احمد طارق ولد مولوی نواب الدین

مسل نمبر 91990 میں نوید احمد خورشید

ولد خورشید احمد بشیر قوم ڈار پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔نوید احمد خورشید۔گواہ شد نمبر 1 سید فرخ احمد شاہ وصیت نمبر 52416۔گواہ شدنمبر 2 راجہ محمد عبداللہ

مسل نمبر 91991 میں امتہ الحفیظ

زوجہ نذیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-4-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے (2) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی اندازاً -/25000 روپے(3) زرعی اراضی اڑھائی ایکڑ مالیتی اندازاً -/500000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ۔ امتہ الحفیظ ۔گواہ شد نمبر 1 کاشف نذیر ولد نذیر احمد۔ گواہ شدنمبر 2 حارث محمود ولد محمود احمد

مسل نمبر 91992 میں سمیہ رانی

بنت محمد عنایت قوم دھد راجٹ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھد راضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔سمیہ رانی۔گواہ شدنمبر 1 شمریز احمد ولد محمد حیات۔گواہ شدنمبر 2 راحیل احمد یحیٰی ولد محمد ممتاز

مسل نمبر 91993 میں اللہ یار

ولد سوہنے خاں قوم بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 163/W.B ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 5/ ایکڑ واقع چک نمبر 11/U.C.C شیخوپورہ اندازاً مالیتی 15 لاکھ روپے (2) زرعی اراضی 11/ ایکڑ 5 کنال واقع چک نمبر 163/W.B وہاڑی اندازاً مالیتی 28 لاکھ روپے (3) احاطہ ومکان برقبہ ایک کنال واقع چک نمبر 163/W.B وہاڑی مالیتی 6 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے بصورت ٹھیکہ مبلغ -/85000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اللہ یار۔ گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257 گواہ شد نمبر 2 عامر منیر

مسل نمبر 91994 میں خورشید بیگم

زوجہ اللہ یار قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت 1960ء ساکن چک نمبر 163/W.B ضلع وہاڑی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 5/ ایکڑ (ترکہ والدین) ٹھٹھہ علی کا حافظ آباد مالیتی اندازاً 12 لاکھ روپے (2) زرعی اراضی 6/ ایکڑ (ترکہ والدین) چک نمبر 11/U.C.C شیخوپورہ مالیتی اندازاً 18 لاکھ روپے (3) حق مہر اداشدہ -/100 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ خورشید بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257۔ گواہ شد نمبر 2 عامر منیر

مسل نمبر 91995 میں محمد قاسم

ولد کریم بخش قوم سہرانی پیشہ زمیندارہ عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیٹ ناصر آباد ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مویشی مالیتی -/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے سالانہ بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد قاسم۔ گواہ شد نمبر 1 نداء الحق ندیم مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد عابد راحیل ولد قادر بخش

مسل نمبر 91996 میں نسیم اختر

زوجہ محمد قاسم قوم سہرانی پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیٹ ناصر آباد ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-4-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر اداشدہ -/5000 روپے (2) طلائی زیور 9 ماشے مالیتی اندازاً -/15000 روپے (3) زیور چاندی بوزن 1/2 تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نسیم اختر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد قاسم خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد عابد راحیل

مسل نمبر 91997 میں الطاف احمد

ولد چوہدری غلام محمد قوم پڑھیار جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام محمد ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 44/ ایکڑ واقع گوٹھ غلام محمد مالیتی 30 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے سالانہ بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ الطاف احمد۔ گواہ شد نمبر 1 اشتیاق احمد وصیت نمبر 47836۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 91998 میں تنویر احمد

ولد الطاف احمد قوم پڑھیار جٹ پیشہ زراعت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام محمد ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مویشی مالیتی -/120000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے سالانہ بصورت زراعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ تنویر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 اشتیاق احمد وصیت نمبر 47836 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 91999 میں طیبہ ناصر

بنت چوہدری ناصر احمد واہلہ قوم واہلہ جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نسیم آباد فارم ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طیبہ ناصر۔ گواہ شد نمبر 1 قدیر احمد طاہر معلم سلسلہ وصیت نمبر 35278 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 92000 میں نیرہ ناصر

بنت چوہدری ناصر احمد واہلہ قوم واہلہ جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نسیم آباد فارم ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نیرہ ناصر۔ گواہ شد نمبر 1 قدیر احمد طاہر معلم سلسلہ وصیت نمبر 35278 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 92001 میں Ibrahim Arkoh Botwe

ولد Kwasi Atwe قوم ...... پیشہ ڈرائیونگ عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-10-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) ایک عدد کار مالیتی -/23000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrahim Arkoh Botwe۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 92002 میں Hawah Ekua Kwaawa

زوجہ James Acquah قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-10-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/80000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hawah Ekua Kwaawa۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 92003 میں Amina Foriwa

زوجہ Abdullah Kwame قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-10-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/200000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amina Foriwa۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 92004 میں Kassim Entsie

ولد Abdur Rahman Entsie قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80000 غانین کرنسی ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Kassim Entsie۔ گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 92005 میں Fatima Esi Donkoh

بنت Yusuf Mensah قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-10-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fatimah Esi Donkoh گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

مسل نمبر 92006 میں Malik Quainoo

ولد Samuel Appreko Quainoo قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-09-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Malik Quainoo گواہ شد نمبر 1 Adam Saeed۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha Bin Danquah

☆......☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم و محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی کے بیٹے مکرم فاتح احمد صاحب کمپیوٹر انجینئر حال سویڈن کی تقریب شادی مکرمہ ناعمہ خالد صاحبہ بنت مکرم خالد محمود بھٹی صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کے ساتھ 29 نومبر 2008ء کو منعقد ہوئی۔ قبل ازیں امسال جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضور انور نے دعاؤں کے ساتھ اس بابرکت نکاح کا اعلان فرمایا تھا۔ 29 نومبر 2008ء صبح دارالصدر شرقی ربوہ سے روانگی بارات سے قبل مکرم و محترم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔ تقریب شادی میں نمائندگی کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کو ارشاد فرمایا تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی سرکردگی میں بارات کرٹک ہاؤس لاہور سے لبرٹی کاسل گلبرگ لاہور پہنچی، جہاں تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے رخصتی کیلئے دعا کروائی۔ اس موقع پر لاہور سے امیر صاحب ضلع کے علاوہ دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ اگلے روز دوپہر تحریک جدید کے سبزہ زار میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ جس میں بزرگان سلسلہ وعہدیداران کے علاوہ بیرونی جماعتوں سے مرد وزن شریک ہوئے۔ تلاوت کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی خانہ آبادی ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے اور نیک اور متقی نسلیں پروان چڑھیں۔ آمین

ولادت

مکرمہ صائمہ طاہر صاحبہ فزیشن اسسٹنٹ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسارہ زوجہ مکرم طاہر محمود طاہر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15/ اگست 2008ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور انور نے عمرانہ طاہر عطا فرمایا نیز بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد داؤد طاہر صاحب کی پوتی اور مکرم شیخ نسیم احمد صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادم دین اور والدین کیلئے باعث فخر بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم فاتح الدین احمد بسراء صاحب باب الابواب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم نعمت الرحمٰن صاحب بسراء سافٹ ویئر انجینئر ابن مکرم چوہدری احسان الرحمٰن صاحب بسراء واقف زندگی مرحوم باب الابواب ربوہ و مکرمہ فوزیہ رحمٰن صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر الرحمٰن احمد باجوہ صاحب اسلام آباد کو مورخہ 30 ستمبر 2008ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے پیارے آقا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام نوید الرحمٰن احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی قبول فرمایا ہے۔ بچہ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب سابق نائب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ کی نسل سے ہے۔ بچے کی صحت وسلامتی والی درازی عمر، نیک خادم دین ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ولادت

مکرمہ شمشاد فرغانہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم حسیب احمد ظفر صاحب مقیم U.K اور بہو مکرمہ عطیۃ القیوم صاحبہ کو مورخہ 13 نومبر 2008ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام آبص احمد ظفر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رمضان احمد ظفر صاحب مرحوم سابق اکاؤنٹنٹ روزنامہ الفضل کا پوتا اور مکرم مبشر منظور صاحب سیکرٹری مال ضلع شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو سلسلہ کا خادم اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور صحت وعمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرزا الیاس احمد وقار صاحب مربی سلسلہ خان پور تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم عادل سرفراز ابن مکرم سرفراز احمد طاہر صاحب ساکن 109 ر۔ب مسعود آباد ضلع فیصل آباد کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں سر میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور تا حال قومے کی حالت میں ہے۔ الائیڈ ہسپتال میں علاج جاری ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک کا مجاہد ہے اور مکرم اشتیاق احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کا بھتیجا ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی اپیل ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو شفاء کاملہ سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ صدر محلّہ دارالعلوم شرقی مسرور تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی مورخہ 30 نومبر 2008ء کو بعمر 89 سال بقضائے الٰہی اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اسی دن بعد از نماز عصر مسرور ہال دارالعلوم شرقی کے ملحقہ پلاٹ میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 1934ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ تقویٰ شعار۔ ملنسار اور بہت مہمان نواز تھیں ساری زندگی بڑی سادگی اور پر وقار طریقے سے گزاری۔ M.T.A کے پروگرام باقاعدگی سے دیکھتی تھیں۔ 26 سال کی عمر میں وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہوئیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ مرکزی کارکنان کو بہت عزت واحترام کا مقام دیتیں۔ محترم محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی 50 سال تک صدر محلّہ دارالنصر غربی رہے۔ ان کے جماعتی کاموں میں ان کا بھی بہت بڑا ہاتھ رہا۔ مرحومہ کے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب مقیم امریکہ، مکرم محمد انور صاحب مقیم جرمنی 3 بیٹیاں محترمہ امینہ بیگم صاحبہ ربوہ، محترمہ امۃ القیوم صاحبہ مقیم کینیڈا اور محترمہ طاہرہ صاحبہ مقیم شیخوپورہ ہیں۔ اس کے علاوہ ایک پوتا 6 نواسے اور 2 نواسیاں ہیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم مرحومہ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تلاش گمشدہ

مکرم محمد زاہد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔ کہ خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم عبدالاعلیٰ صاحب کا ایک کالے رنگ کا بیگ جس میں دکان کے قیمتی اوزار ہیں مورخہ 11 دسمبر 2008ء کو باب الابواب کے پاس کہیں گر گیا ہے۔ جس صاحب کو یہ بیگ ملے مہربانی فرما کر وہ دفتر الفضل میں خاکسار کو پہنچا دے۔

فون: 047-6212901,0321-7704771

مشہور سائنسدان انطون ہنری بیکرل

1852ء تا 1908ء

بیکرل 15 دسمبر 1852ء میں فرانس کے شہر پیرس میں پیدا ہوا۔ اس کی ابتدائی تعلیم فرنچ ایکول پولی ٹیکنیک میں ہوئی۔ خیال تھا کہ وہ سائنسدان یا انجینئر بنے گا۔ مزید سائنسی تعلیم کے بعد اس نے حکومت کے پلوں اور سڑکوں کی تعمیر کے محکمہ میں ملازمت کر لی۔ بعد میں اس کی ترقی ہوگئی اور وہ اسی محکمہ میں چیف انجینئر مقرر ہوا۔ اب وہ اپنے باپ دادا کے نقش قدم پر چل رہا تھا جو طبیعات کے ممتاز محقق اور استاد تھے۔

بیکرل نے ایک نئے ولولے سے قدرتی تابکاری پر اپنے تجربات جاری رکھے اور بالآخر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اس کی شعاعیں اور بھی بہت سی باتوں میں رانجن کی ایکس ریز سے مشابہہ ہیں۔ اس نے دیکھا کہ یہ شعاعیں بھی کسی برقائے گئے جسم کو مثلاً الیکٹرو سکوپ یا برق نما کو ڈسچارج کرنے کی مجاز ہیں۔ برق نما ایک ایسا آلہ ہے جو بہت ہی ہلکے مثبت اور منفی باروں کی نشاندہی کرتا ہے۔ مزید تجربات کے بعد اس پر انکشاف ہوا کہ خالص یورینیم میں اس سے بھی زیادہ گہرے تابکاری اثرات مرتب کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اب بیکرل کی شعاعیں اس حد تک سب کی توجہ کا مرکز بن گئیں کہ بہت سے سائنسدانوں نے قدرتی تابکاری پر تجربات شروع کر دیئے۔ اس کے دو رفقائے کار پئیر اور میری کیوری کو تو اس میدان میں ایسی کامیابی نصیب ہوئی کہ انہوں نے دو نئے تابکار عناصر پولونیم اور ریڈیم دریافت کر لئے۔ 1897ء تک جے جے تامس بیکرل کی سال گزشتہ کی دریافت شدہ تابکاریوں میں سے بیٹا شعاع کو الگ کر چکا تھا۔ اس کے ارنسٹ ردرفورڈ اور دوسرے ممتاز سائنسدانوں نے قدرتی طور پر تابکار مادوں سے خارج شدہ تابکاری سے الف شعاعیں یعنی ہیلیم مرکز اور اعلیٰ توانائی کی گیما شعاعیں جو ایکس ریز سے مشابہ ہیں علیحدہ کر لیں۔ بیکرل کی جن تحقیقات نے نئے دروازے کھولے وہ اتنی اہم تھیں کہ 1903ء میں اس کو طبیعات کا نوبیل پرائز ملا جس میں میری کیوری بھی اس کے شریک تھے۔ یہ اعزاز ایٹمی تحقیقات کے لئے کیمسٹری اور فزکس دونوں میں کئی نوبیل انعامات کے سلسلے کی پہلی کڑی تھا۔

کوالٹی جیولری میں بااعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔
1954 NASIR ناصر 2008
نوجوانوں کے۔ امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
دنیائے طب کی خدمات کے ۵۴ سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ 047-6211434 6212434 Fax:6213966

خبریں
ملکی وغیر ملکی ذرائع ابلاغ سے

جماعت الدعوۃ کے خلاف کریک ڈاؤن جاری

کالعدم جماعت الدعوۃ کے خلاف آزاد کشمیر سمیت ملک بھر میں کریک ڈاؤن جاری ہے۔ 300 سے زائد کارکنوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ لاہور میں تنظیم کا مرکزی دفتر سیل، پشاور، صوابی، ایبٹ آباد، مانسہرہ، مالاکنڈ اور دیگر شہروں میں الرشید اور الاختر ٹرسٹ کے 50 سے زائد دفاتر کو تالے، سکول وہسپتال بند، پنجاب کے کئی شہروں میں کارروائی کی گئی۔ کالعدم جماعت کے متعدد کارکن اور عہدیدار گرفتاریوں سے بچنے کیلئے روپوش ہوگئے ہیں۔

کسی پاکستانی کو بھارت کے حوالے نہیں کریں گے

وزیراعظم گیلانی نے ایوان صدر میں صدر زرداری سے ملاقات کی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ کسی پاکستانی شہری کو بھارت یا کسی دوسرے ملک کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔

پٹرولیم قیمتوں میں مزید کمی کیلئے سمری تیار

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں 5 روپے تک کمی متوقع ہے۔ نجی ٹی وی کے مطابق اوگرا نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے حوالے سے سمری تیار کرلی ہے جس کے مطابق ڈیزل کی قیمت میں 3 سے 5 روپے اور پٹرول کی قیمت میں 2 سے 4 روپے فی لیٹر کمی کی جائے گی۔ پٹرول کی قیمتوں میں کمی کے بعد ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں کمی کا امکان ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔دسمبر

طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	5:08

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

BETA® PIPES
042-5880151-5757238

ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

سلطان آٹو سپیئر پارٹس+لقمان آٹو ورکشاپ
429D پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
042-8413804-0333-4232956
0333-4100733

خان نیم پلیٹس
ڈیزائننگ، معیاری سکرین پرنٹنگ، اسٹکرز، شیلڈز
If you are looking for SOMETHING DIFFERENT then please call us
5/14 بی۔ون، کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com موبائل: 0321-8406577

کیوریٹو ہومیو میڈیکل باکس
روزمرہ گھریلو ضرورت کی ادویات
سیل پوائنٹ ڈاکٹر راجہ ہومیو گولبازار پر دستیاب ہے
قیمت -/400 روپے
رعائتی قیمت -/350 روپے
Tel: 0476213156,6214576, Fax: 047-6212299

FD-10